REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61 / 57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۱ — شمارہ ۴۰

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۶ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۷۰ روپے
فی پرچہ ۶۰ پیسہ

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516

۱۹؍ ذوالحجہ ۱۴۰۲ھ — ۷؍ اخاء ۱۳۶۱ ہش — ۷؍ اکتوبر ۱۹۸۲ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۴؍ اخاء (اکتوبر)۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ آخری اطلاع کے مطابق حضور پرنور مع اہلِ قافلہ ان دنوں لنڈن میں ہی قیام فرما ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للّٰہ۔ احبابِ کرام پوری توجہ اور التزام کے ساتھ اپنے جان و دل سے محبوب آقا کی صحت و سلامتی، مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی اور بانیلِ مرام خیر و عافیت کے ساتھ مرکزِ سلسلہ میں مراجعت فرما ہونے کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۴؍ اخاء (اکتوبر)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع محترمہ بیگم صاحبہ و صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ تاحال بیرونِ ملک سفر پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر آن آپ سب کا حامی و ناصر ہو اور بخیر و عافیت قادیان واپس لائے۔ آمین۔

مقامی طور پر تمام درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للّٰہ۔

قادیان میں عیدالاضحیہ کی پُر مسرت اور بابرکت تقریب

افرادِ جماعت احمدیہ قادیان کے علاوہ باہر سے آئے ہوئے بہت سے مسلمان بھائیوں نے مسجد اقصیٰ میں عیدالاضحیہ کا دوگانہ ادا کیا!

قادیان ۲۸؍ تبوک (ستمبر) ۱۹۸۲ء۔ آج یہاں عیدالاضحیہ کی پُر مسرت اور بابرکت تقریب نہایت پُر وقار طور پر منائی گئی۔ قادیان میں مقیم احباب، مستورات اور بچوں کے علاوہ سات صد کے قریب دوسرے مسلمان بھائی جو یو۔پی اور بہار کے مختلف مقامات سے حصولِ معاش کے سلسلہ میں پنجاب آئے ہوئے ہیں، عید کی تقریب میں شامل ہوئے!!

نمازِ عید ادا کرنے کے لئے مردوں کا انتظام مسجد اقصیٰ میں تھا جبکہ مستورات کے لئے دالان حضرت اماں جان رضؓ اور مسجد مبارک میں انتظام کیا گیا تھا۔ چنانچہ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق ٹھیک ۸½ بجے محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ نے نمازِ عید کا دوگانہ پڑھایا۔ بعدہٗ آپ نے خطبۂ عید ارشاد فرمایا۔ جس میں آپ نے اس امر کی وضاحت کی کہ عید کے معنی بار بار لوٹ کر آنے والی خوشی کے ہیں۔! اور اسلام میں عید کے تین دن منصوص ہوتے ہیں۔ ایک عید کا دن عید الفطر ہے۔ جو ماہِ صیام کے معاً بعد آتا ہے۔ دوسرا دن عیدالاضحیہؑ کا ہے جو ہم آج منا رہے ہیں۔ اور تیسرا دن عید کا جمعہؑ کا دن ہے۔ آپ نے عیدالاضحیہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کا دن اُس عظیم قربانی کی یاد تازہ کرتا ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی حضرت ہاجرہ علیہا السلام اور بڑھاپے کی اولاد حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اذنِ الٰہی کے تحت ایک وادیٔ غیر ذی زرع میں چھوڑ کر دی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی اس عظیم قربانی کو ضائع نہیں فرمایا۔ بلکہ اس قربانی کو پایۂ قبولیت عطا کرتے ہوئے اُس وادیٔ غیر ذی زرع اور بے آب و گیاہ کو گلزار بنا دیا۔ اور بعد میں یہ جگہ ایک عظیم الشان نبی اور ایک عظیم الشان شریعت کی حامل بنی۔

آپ نے اس موقعہ پر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی کامل اطاعت و فرمانبرداری کے اس ایمان افروز واقعہ کی تفصیل بھی بیان کی جب آپ اپنے والدِ بزرگوار حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رؤیا کے مطابق اللہ تعالیٰ کی راہ میں ذبح ہونے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ اُس موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ابراہیم تُو نے ہماری رؤیا کو پورا کر دیا۔ اور اپنے امتحان میں سُرخرو ہُوا۔ کیونکہ رؤیا سے ظاہری طور پر ذبح کرنا مراد نہیں تھا بلکہ اپنے لختِ جگر کو بے آب و گیاہ وادی میں چھوڑ آنا ہی ذبح کرنے کے مترادف تھا۔ اُس موقعہ پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قربانی و ایثار کے اس جذبہ کو تا ابد قائم رکھنے کے لئے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ ایک مینڈھا ذبح کر دیا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے حج کے موقعہ پر قربانی کی سنّت کو پھر سے جاری فرمایا۔ آج کا دِن ہر مسلمان کے لئے اُس عظیم الشان قربانی کی یاد تازہ کر رہا ہے۔ آخر میں آپ نے سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی، مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی اور بخیر و عافیت مرکزِ سلسلہ میں مراجعت کے لئے خصوصی دعا کی تحریک فرمائی۔ اسی طرح محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور محترمہ بیگم صاحبہ لہما اللہ تعالیٰ کی بخیر و عافیت قادیان میں واپسی اور عید کے موقعہ پر قادیان میں قربانی کرنے کی غرض سے رقوم بھجوانے والے احباب و مستورات کے لئے دعا کی درخواست کی۔ اور پھر اجتماعی دعا فرمائی۔

اجتماعی دعا کے بعد احباب نے بغلگیر ہوتے ہوئے ایک دوسرے کو عید کی مبارکباد دی۔ نماز سے فراغت کے بعد جانوروں کی قربانیاں دی گئیں۔ مقامی ذی استطاعت احباب کی قربانیوں کے علاوہ ہندوستان اور بیرون کی جماعتوں کے بہت سے احباب نے اپنی طرف سے قادیان میں قربانی کرنے کی خواہش کی تھی۔ چنانچہ امارتِ مقامی کے انتظام کے تحت عید کے دِن اور عید کے بعد دو دنوں دنوں میں ان قربانیوں کا انتظام کیا گیا۔ اور جملہ اہالیانِ قادیان کے علاوہ مضافات سے آئے ہوئے مہمانوں اور فقراء و مساکین میں گوشت تقسیم کیا گیا۔

عید کی نماز ادا کرنے کے لئے غیر از جماعت مسلمان بھائیوں کی تواضع کا انتظام لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں تھا۔

(ادارہ)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"
(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)
پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید اسٹار ڈپارٹمنٹل اسٹور صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۷ر اخاء ۱۳۶۱ ہش

فلسطینی پناہ گزینوں کا بہیمانہ قتلِ عام
اور
امامِ جماعتِ احمدیہ کا دردمندانہ پیغام

۲۴ر اور ۲۵ر ستمبر کو دہشت پسند اسرائیلیوں کے ہاتھوں مغربی بیروت کے دو کیمپوں شتیلہ اور باصرہ میں مقیم ہزاروں نہتے اور بے گناہ فلسطینی پناہ گزینوں کے بہیمانہ قتلِ عام کا سانحہ انسانیت کے چہرے پر ایک ایسا بدنما داغ ہے جسے تاریخ کبھی مٹا نہیں سکتی۔

بین الاقوامی ضابطوں اور انسانی قدروں کو پامال کر دینے والا درندہ صفت اسرائیلیوں کا یہ مکروہ اور گھناؤنا فعل بلاشک اس وحشت و بربریت کو بھی مات دے گیا ہے جس کا مظاہرہ نازیوں نے دوسری جنگِ عظیم کے دوران ہزاروں یہودیوں کے وحشیانہ قتل کے ذریعہ کیا تھا۔ یہی وجہ ہے اسرائیلی دہشت پسندوں کے اس شرمناک اقدام کی نہ صرف عالمِ اسلام میں بلکہ تمام مہذب دنیا میں شدید مذمت کی جا رہی ہے۔ حتیٰ کہ خود اسرائیلیوں کی طرف سے بھی اس بہیمیت کے خلاف پارلیمنٹ کے اندر اور باہر دونوں جگہ شدید ردّعمل کا اظہار کیا گیا ہے اسرائیل کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے جب خود صدرِ مملکت اسحٰق نوان نے تمام پابندیوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے حکومت سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ فلسطینی پناہ گزین کیمپوں میں قتلِ عام کی آزادانہ تحقیقات کرائی جائے۔ اسی قسم کا مطالبہ مُلک کی کئی بااثر اپوزیشن پارٹیوں، یہودیوں کے متعدد مذہبی علماء اور لاکھوں اسرائیلی عوام کی طرف سے بھی کیا گیا ہے جس میں وزیرِ اعظم مناہیم بیگن اور وزیرِ دفاع شیرون سے مستعفی ہو جانے کی مانگ بھی شامل ہے۔

اسرائیل کے وزیرِ توانائی اسحٰق برماں اور مغربی کنارہ کے ایڈمنسٹریٹر مناہیم ولسن بطورِ احتجاج اپنے اپنے عہدوں سے پہلے ہی مستعفی ہو چکے ہیں۔ مگر افسوس کہ ہر طبقہ کی طرف سے اس قسم کے شدید ردِّعمل کے باوجود اسرائیلی حکومت نے اِس قابلِ نفریں جُرم کی آزادانہ تحقیقات کرانے کے مطالبہ کو یکسر نظر انداز کر دیا ہے۔

تصویر کا اس سے بھی زیادہ افسوسناک پہلو یہ ہے کہ دُنیا کے تمام مہذب ممالک کے مقابلہ میں ایک امریکہ ہی ہے جو آج بھی اپنے موکل اسرائیل کی سیاسی، اقتصادی اور سفارتی تائید و نُصرت میں سرگرم ہے۔ چنانچہ جنرل اسمبلی کے حالیہ ہنگامی اجلاس میں ۱۴۷ ممالک نے مشترکہ طور پر اسرائیل کی مذمت کی جو قرارداد منظور کی ہے اس کی مخالفت صرف اسرائیل اور اس کے وکیل امریکہ نے کی ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ جب تک توسیع پسندانہ عزائم رکھنے والی یہ کلیدی طاقتیں امنِ عالم کی راہ میں سدِّ سکندری بن کر حائل ہیں اُس وقت تک اقوامِ متحدہ ہو یا غیر جانبدار ممالک کی کانفرنس، اسلامی سیکرٹریٹ ہو یا مؤتمر عالمِ اسلامی — دُنیا کا کوئی بھی ادارہ قیامِ امن کے مقاصد کو پروان نہیں چڑھا سکتا۔ ایسے حالات میں مسلمانانِ عالم کا فرض یہ ہے کہ وہ دُنیا کی بڑی طاقتوں سے رحم اور انصاف کی بھیک مانگنے کی بجائے اپنے اُس قادرِ مطلق اور حی و قیوم خدا کی بارگاہ میں جُھکیں جو تمام طاقتوں کا سرچشمہ اور احکم الحاکمین ہے۔ جماعتِ احمدیہ کے موجودہ امام سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ نے لبنان میں اسرائیل کی جارحیت کے آغاز (۶ر جون ۱۹۸۲ء) پر اکنافِ عالم میں آباد تمام افرادِ جماعتِ احمدیہ کے نام جو دردمندانہ پیغام ارسال فرمایا تھا آج کی نشست میں تحریکِ دُعا کی غرض سے ہم اس پُراثر اور بصیرت افروز پیغام کے بعض حصے ایک مرتبہ پھر ذیل کی سُطور میں نقل کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ حضور پُرنور افرادِ جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:-

"ہمارے سخت زخمی دلوں میں ایک ایسا زخم بھی ہے جو روز بروز زیادہ بھیانک، زیادہ گہرا اور زیادہ تکلیف دہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اور ہر لمحہ ہمارے دِلوں سے خونناب ٹپکا رہا ہے۔ میری مراد اسرائیل کے اُن انتہائی بھیانک اور بہیمانہ مظالم سے ہے جو وہ بڑی بیدردی اور سفاکی کے ساتھ مسلمانانِ عالم پر توڑ رہا ہے۔ ...... یہ درست ہے کہ بظاہر ہم ایک کمزور اور چھوٹی سی جماعت ہیں جو دُنیا کی نظر میں التفات کے لائق بھی نہیں۔ لیکن میں جانتا ہوں اور آپ بھی جانتے ہیں کہ ہم اپنے رب کے ادنیٰ غُلام ہیں۔ اور استحقاق کے بغیر ہمیشہ اُس کی رحمت اور فضلوں کے ہم مورد رہے ہیں اور وہ ہماری گریہ و زاری کو قبول فرماتا ہے۔ پس میں تمام احمدی احباب مرد و زن، بوڑھوں اور بچوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ بڑے درد اور کرب سے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک شور مچا دیں کہ تا وہ ہمارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والے ہر فرد بشر پر رحمت اور کرم کی نظر فرمائے اور اپنے آنسوؤں سے سجدہ گاہوں کو تر کر دیں اور اپنے رب کی رحمت کے قدم چوم کر عرض کریں، اے آقا رحمٰن و رحیم! ہمارے سینے اس غم سے پھٹ رہے ہیں، امتِ محمدیہ سے عفو اور درگذر کا سلوک فرما اور اپنے محبوب محمدؐ کے نام کی برکت سے ان دشمنوں کو ذلیل و رُسوا کر دے اور اُن کے کمزوروں کو دشمنانِ اسلام کے خلاف طاقت اور غلبہ عطا فرما۔ مُسلمانوں کے دشمنوں سے ان دردناک مظالم کا انتقام خود اپنے ہاتھ میں لے یا پھر یہ عظیم تر معجزہ دکھا کہ دشمنوں کے دِل یکسر بدل دے اور وہ حضرت محمد مصطفیٰؐ کی اُمت کا خون بہانے کی بجائے خود اپنے خون سے ان مظالم کا کفارہ ادا کرنے کی سعادت پائیں......"

کاش! ہمارے مُسلمان بھائی اس دردمندانہ پیغام کے بین السطور چھپے ہوئے کرب واضطراب اور دلی تڑپ کو محسوس کریں۔ اور اُن کے دِل بھی اسی اضطراب و بے چینی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو جائیں تاکہ ہمارا آسمانی آقا ابتلاء و آزمائش کی ان کٹھن گھڑیوں میں از خود ہماری دستگیری فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین ٭

خورشید احمد انور

افتتاح مسجد "بشارت" پیڈرو آباد

لُطف ہائے ایزدی کا دَر کھُلا! — بابِ فضل و مہرِ پیغمبر کھُلا!
ہیں تخیّل کی کرشمہ سازیاں — سامنے اسپین کا منظر کھلا
خانۂ حق پیڈرو آباد میں — واسطے سب کے ہے اس کا در کھلا
ہے یہ بیتِ ربِّ وخلّاقِ جہاں — اسود و احمر یہ اس کا در کھلا
یہ عبادت گاہ ہے سب کے لئے — گبر و ترسا ہو کہ یا کافر کھلا!
ہے عمارت بس نفیس و دِلربا — سبز مخمل پر ہے اِک گوہر کھلا!
عہد ذی القرنین کی ہے یادگار — دلکُشا ہے سامنے منظر کھلا
ہے بسی خوشبو یہ کیسی چارسُو — ہے کہیں پر طبلۂ عنبر کھلا
سرزمینِ پیڈرو آباد پر!!
حضرت جبرئیل کا شہپر کھُلا
اَے امامِ کامراں صاحب قِراں — تیرے ہاتھوں آج اس کا دَر کھُلا
اس کا کُھلنا کامیابی کی کلید — جس سے قفلِ فتحِ دیں یکسر کھُلا
دست تو دستِ خداوندی قوی — اس میں ہے قرآن کا خنجر کھُلا
دوش پر تیرے خلافت کی قبا — ہے جلالِ حیدری مُنہ پر کھُلا
رُخ سے تیرے ہے ہویدا نُورِ حق — تجھ پہ ہے فضلِ الٰہ کا در کھُلا
اللہ اللہ تیری یہ شان و شکوہ — دیکھنے کو دیدۂ اختر کھُلا
تیغِ قرآں کیجئے اب بے نیام — پھر رہا ہے کفر کا اژدر کھُلا
سحرِ باطل میں ہے رکھتا دسترس — دے رہا دھوکا ہے بازیگر کھُلا
پابجولاں کیجئے اس کو شتاب — تھان سے دجّال کا ہے خر کھُلا
دیکھئے اس کی ذرا خرمستیاں! — دَورِ ظلمِ ناروا کا در کھُلا!
ہوگئی ہے خبثِ باطن کی نمود — کینہ در جیب برسرِ منبر کھُلا
پوچھتے پھرتے ہیں وہ سب سے یہی — اُس کا در کیسے کھُلا کیونکر کھُلا
بس خدا ہی کی عنایت ہوگئی — فضل ہی سے اُس کے اُس کا در کھُلا
بند نہیں ہوتا ہے فضلِ ایزدی — ہے دُعاؤں کا ہمیشہ در کھُلا
جو خُدا کی رہ میں ہو یکسر فنا — اس پہ ہے لطفِ الٰہ کا در کھُلا
ہیں فیوضِ مصطفےٰ جاری مدام — باب، ہر آں، رحمت وادر کھُلا

سید ادریس احمد عاجز کرمانی ربوہ

خطبہ جمعہ

انسان بڑی ہولناک تباہی اپنے سامنے اس وقت دیکھ رہا ہے

دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو نازل کرے۔ انسان کو سمجھ عطا کرے اور نیکی کی طرف اُن کو واپس لے آئے

اگر ہم باقاعدگی سے یہ دُعا کریں گے تو ہم ظالموں میں شامل ہونے سے بچ جائیں گے!

خدا کرے کہ انسان اس تباہی اور اِس قسم کے خوفناک حالات سے سارے ہی انسانوں کو محفوظ رکھے!

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ۔ مورخہ ۱۱ر صلح ۱۳۴۹ ہش مطابق ۱۱ر جنوری ۱۹۸۰ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے یہ آیہ کریمہ پڑھی:-

"فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۚ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (ھود آیت ۱۱۳)

اور پھر فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے، کہ جیسا کہ تجھے حکم دیا گیا ہے وحی کے ذریعہ سے، اُس کے مطابق صبر اور استقلال سے کام لو۔ اسی طرح وہ لوگ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ جنہوں نے اس ہدایت، اس تعلیم کو سُن کر اُسے مانا اور اپنی گندی زیست کو چھوڑ کے تیرے متبع بن گئے۔ تجھے انہوں نے تسلیم کیا۔ اور تَابَ انہوں نے رجوع کیا اُس گندی زیست سے اللہ تعالیٰ کی طرف مَعَكَ تیرے ساتھ مل کے۔ یعنی جس طرح خدا تعالیٰ کا حکم سُن کے تُو نے اپنی زندگی کے دن گزارے تیرے نقشِ قدم پر چل کر انہوں نے بھی خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کیا۔ توبہ کی۔

وَلَا تَطْغَوْا

اور ماننے والوں کو حکم دیا اللہ تعالیٰ نے یہاں کہ گناہوں میں حد سے نہ بڑھ جانا

انه بما تعملون بصير

خدا تعالیٰ تمہارے اعمال پر نظر رکھتا ہے۔ کوئی چیز اُس کی نگاہ سے چھپی نہیں رہتی۔

اگلی آیت میں ہے:

وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا جو ظالم لوگ ہیں۔ جو اپنی فطرت کے خلاف اپنی زندگی کے مقصود کے خلاف جو اسلامی تعلیم کے خلاف، جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کے خلاف عمل کرتے اور ظلم کرتے ہیں، اُن کی طرف نہ جُھکنا۔

فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ (ھود آیت ۱۱۴)

کہ جب انہیں سزا ملے تو تم بھی اُس عذاب کی لپیٹ میں آجاؤ۔

وَلَا تَطْغَوْا کے معنی جیسا کہ میں نے بتایا اس حکم میں یہ ہیں کہ

گناہوں میں حد سے نہ بڑھو

اس کے ایک معنی یہ ہیں۔ جو راہ، اسلام نے انسان کو دکھائی۔ جس راہ پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ پا ثبت ہیں۔ جس کی وجہ سے آپ ہمارے لئے اُسوہ بن گئے۔ اُس راہ کے اندر بھی بعض DISCRETIONS ہیں۔ یعنی انسان کو انتخاب کا اختیار دیا گیا، ضرورت کے مطابق جس کو ہم عملِ صالح کہتے ہیں۔ یعنی انسان کے سامنے اسی کی راہ میں آگئے چلتے ہوئے یہ بات آتی ہے کہ میں اس راہ کے دائیں طرف چلوں یا اس راہ کے بائیں طرف چلوں۔ اگر وہ غلطی کرتا ہے اور دائیں طرف نہیں چلتا۔ راہ وہی ہے۔ صراطِ مستقیم۔ لیکن اس صراطِ مستقیم کے دائیں طرف نہیں چلتا بائیں طرف چلتا ہے۔ راستہ اس نے نہیں چھوڑا، لیکن گناہ اُس نے کر دیا۔ کیونکہ موقع اور محل تقاضا کرتا تھا کہ وہ دائیں طرف چلے

اور اس نے فیصلہ کیا

اپنی سمجھ کے مطابق

کہ میں بائیں طرف چلوں جو غلط فیصلہ تھا اور غلط فیصلوں پر تو ثواب انسان کو نہیں ملتا۔

یہ میں نے مسئلہ بیان کیا ہے۔ میں اب مثال دیتا ہوں اس کی۔ اسلام کہتا ہے اگر کوئی تمہارا گناہگار ہو جائے۔ تم پر زیادتی کرنے والا ہو۔ تو تمہارے لئے اسلام کی صراطِ مستقیم میں دو رستے ہیں۔ ایک عفو کر دینے کا اور ایک انتقام لینے کا۔ ہر دو صراطِ مستقیم ہی ہیں۔ یعنی عفو سے کام لینا موقع اور محل کے مطابق، یہ بھی صراطِ مستقیم پر چلنا ہے۔ موقع اور محل کے مطابق انتقام لینا، عفو نہ کرنا، یہ بھی صراطِ مستقیم پر چلنا ہے۔ لیکن ایک شخص اپنا فیصلہ کرتا ہے جو اس کو اختیار دیا گیا لیکن غلط کرتا ہے تو گناہگار بن گیا۔ لیکن گناہ میں حد سے نہیں بڑھا۔ وہ جو حدود قائم کر دیں اللہ تعالیٰ نے اس راستہ کی۔ صراطِ مستقیم کی۔ اس کے اندر ہی رہا ہے۔ لیکن گناہ ہو گیا اُس سے۔ وہ چیز ہو گئی جو خدا کی نظر میں پسندیدہ نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے بہت جگہ فرمایا بڑا رحم کرنے والا ہوں۔ معاف کر دیتا ہوں۔ معاف کر دوں گا۔

جب انسان صراطِ مستقیم پہ ہی رہے اور جو اُس کو اختیار دیا گیا تھا کہ یہ کر یا وہ کر اُس اختیار میں غلطی کرے تو

یہ گناہ کبیرہ نہیں

یہ عصیان میں حد سے بڑھنا نہیں۔ اُس کا ذکر وَلَا تَطْغَوْا میں نہیں۔ یعنی جو یہ کہا کہ پھر تم خدا تعالیٰ کے عذاب کے نیچے آجاؤ گے ایسے گناہ اُس کے اندر نہیں آتے۔ بلکہ ایسے جو گناہ ہیں، وہ انسان کے جو دوسرے اعمالِ صالحہ ہیں، اُن کے اندر چھپ جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت جو ہے اُس سے انسان محروم نہیں ہو جاتا۔ لیکن ایک گناہ وہ ہے کہ اسلام کہتا ہے کہ سچ بول۔ جب بھی بول سچ بول۔ اور ایک شخص متواتر جھوٹ ہی بولتا چلا جاتا ہے۔ عادت اُس کی بن گئی ہے جھوٹ بولنے کی۔ یہ حد سے بڑھنا ہے۔ یعنی اُس نے صراطِ مستقیم کو چھوڑ دیا۔ جو اسلامی تعلیم کی شاہراہ تھی اُس سے کبھی دائیں طرف نکل جاتا ہے، باہر حدود سے، اور کبھی بائیں طرف نکل جاتا ہے۔

تو وَلَا تَطْغَوْا میں جو حکم ہے وہ یہ ہے کہ تعلیم کے اندر رہتے ہوئے جو تمہیں ہم نے اختیار دیا تھا کہ خود سوچو، غور کرو، دُعائیں کرو۔ اور

ایسے رنگ میں دُعا کرو

کہ اللہ تعالیٰ قبول کرے اور تمہیں بتا دے کہ تم نے دایاں راستہ اختیار کرنا ہے یا بایاں اختیار کرنا ہے۔ اگر تمہاری دُعا قبول نہیں ہوتی، کی بھی تم نے۔ تمہارے اندر کوئی اور کمزوری ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا۔ تو گناہ تو ہو گیا۔ اسلامی تعلیم کے خلاف ہوا کیونکہ اسلامی تعلیم یہ کہتی ہے کہ جہاں عفو کرنا ہے اگر تم عفو کی بجائے انتقام لو گے تو غلطی کرو گے۔ اسلام یہ کہتا ہے کہ سچ بولو اور قول سدید ہو۔ اس میں کوئی ایچ پیچ نہ ہو۔

کوئی کجی نہ ہو۔ یہ تو بالکل واضح حکم ہے۔ لیکن اسلام یہ بھی کہتا ہے کہ جو سننے والا ہے تم اس کی عقل کے مطابق بات کرو۔ اب ایک شخص ہے، وہ کسی کو سمجھا رہا ہے اسلامی تعلیم کسی عیسائی کو۔ لیکن عقل کے مطابق بات کرنے کا جو حکم تھا اُس کے مطابق اُس کا فیصلہ نہیں۔ تو یہ گناہ تو ہے لیکن بات وہ سچی کر رہا ہے، لیکن اُس کی سمجھ کے مطابق اُس کی عقل کے مطابق نہیں کر رہا۔ یہ غلطی کر رہا ہے۔ یہ وَلَا تَطْغَوْا والا جو حکم ہے کہ عصیان میں، گناہ میں حد سے نہ بڑھو۔ یہ اس کے نیچے نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے۔

اور بڑی ایک

ہدایت اور رہنمائی کی یہ بات

ہمیں بتائی کہ جو ظاہر طور پر بغیر کسی شک و شبہ کے ظلم کرنے والی اور ظلم میں حد سے بڑھنے والی قومیں یا گروہ یا جماعتیں ہیں اُن کی طرف جھکو مت۔ بلکہ قائم رہو سیدھے ہو کر سیدھا راستہ ہے۔ اس کے اوپر تم اپنے مقصود کی طرف منہ کر کے چلتے رہو۔

ظَلَمُوْا میں یہ مراد نہیں کہ یونہی کسی کو کہہ دو کہ تم ظالمانہ راہوں کو اختیار کر رہے ہو۔ یہاں یہ مراد ہے

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ

کہ ایسا ظلم جس کے متعلق کھلے طور پر انسان کی عقل کہتی ہے کہ یہ لوگ خدا تعالیٰ کے عذاب سے بچ نہیں سکتے۔ مثلاً فساد پیدا کرنا۔ آپس میں لڑانا۔ مثلاً ناجائز علاقوں پر ناجائز قبضہ کرنا اور وہاں قتل و غارت کرنا۔ مثلاً عالمگیر جنگیں لڑنا۔ دو جنگیں انسان لڑ چکا ہے۔ جو ان جنگوں کے ذمہ دار ہیں جو ان جنگوں کی تباہی سے انسان کو بچا سکتے تھے اور انہوں نے ایسا نہیں کیا ان کا ظلم بالکل ظاہر ہے۔

اب اس وقت

ایک تیسری عالمگیر جنگ

کا خطرہ اُفق کے اوپر دھندلا سا ہمیں نظر آنا شروع ہو گیا۔ اور جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کی پیشگوئیوں کے مطابق اور ان پیشگوئیوں کے ظہور کے قرب کی جو آپ کو اطلاع دی گئی اس کے مطابق بتایا ہے۔ ایک نہایت ہی خطرناک جنگ کا بھی خطرہ انسان کے سامنے آئے گا۔ یہ تو ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ تیسری عالمگیر جنگ ہو گی یا چوتھی ہو گی یا پانچویں ہو گی۔ لیکن یہ بغیر کسی شبہ کے انسان کہہ سکتا ہے کہ ہر جنگ پہلی سے زیادہ خطرناک، پہلی سے زیادہ فساد پیدا کرنے والی، انسانی زندگی میں، بحیثیت انسان ساری دنیا میں جو انسان بستے ہیں، وہ ہیں میرے سامنے اس وقت، ان کے لئے بہت ہی زیادہ خرابی پیدا کرنے والی ہو گی۔

مثلاً جب

دوسری عالمگیر جنگ

ہوئی غالباً دو ہی ایٹم بم استعمال کئے گئے تھے۔ لیکن ان کی تباہی بھی اتنی تھی کہ پچاس سال پہلے انسان کا دماغ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ایسی تباہی بھی انسان پر آنا ممکن ہے۔ مگر آ گئی۔ اُس وقت زیادہ بنے بھی نہیں تھے اُس وقت ایٹم بم نے زیادہ ترقی بھی نہیں کی تھی۔ یعنی تباہی کے جو سامان ہیں ان میں بہت زیادہ ترقی کر گیا انسان یعنی غلط راہوں پہ وہ بہت زیادہ آگے نکل گیا۔ ہائیڈروجن بم بنا لئے۔ اور بہت سارے ایسے ہتھیار انسان کو مارنے کے لئے بنا لئے انسان نے۔

اور سوچیں تو اس کا فائدہ ان قوموں کو بھی نہیں جنہوں نے یہ ہتھیار بنائے۔ تباہی اُن پر بھی اسی طرح آئے گی جس طرح ان کی طرف جھکنے والوں کے لئے خطرہ ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا تھا کہ ایسے ہتھیار بھی انسان ایجاد کر لے گا کہ علاقے سے زندگی ختم ہو جائے گی۔ یعنی خالی انسان نہیں مرے گا بلکہ جانور بھی اور حیوان بھی، درندے بھی اور چرندے بھی (چرنے والے جانور) اور کیڑے مکوڑے بھی اور بکٹیریا بھی اور (VIRUS) وائرس بھی، ہر قسم کی زندگی جو ہے وہ ختم ہو جائے گی اس ہتھیار کے نتیجہ میں۔

اس کا ایک نظارہ، دو نظارے ہم نے دیکھے اور

اگر خدانخواستہ

اس قسم کی تیسری عالمگیر جنگ ہوئی تو دنیا کے بہت بڑے علاقے ایسے ہوں گے جہاں سے نہ صرف انسان بلکہ زندگی کا خاتمہ ہو جائے گا۔

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ایسے ظالم جو ہیں اور یہ ظالم جو ہیں ہمیں نظر آ رہے آج وہ وہ ہیں جو دنیا میں سب سے زیادہ مہذب، سب سے زیادہ آگے نکلے ہوئے۔ سب سے زیادہ طاقتور۔ سب سے زیادہ انسان کو ڈرانے والے۔ وہ قومیں ہیں وہ ذمہ دار ہیں اس کی۔

لَا تَرْكَنُوْٓا جو کہا گیا کہ تم نہ جھکو، اس کی بنیادی شکل جو بنتی ہے کہ نہیں جھکے ہم۔ وہ یہ بنتی ہے کہ ہم دعا کریں کہ

اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے

اور انسان کی تباہی کے جو سامان ہیں اُن کو استعمال کرنے کی یہ جرأت نہ کر سکیں۔ ہم میں اتنی طاقت تو نہیں کہ ہم مثلاً امریکہ کا ہاتھ پکڑ لیں۔ یا روس کا ہاتھ پکڑ لیں۔ یا چین کا ہاتھ پکڑ لیں یا بعض دوسری قومیں ہیں اُن کا ہاتھ پکڑ لیں لیکن ہمیں خدا تعالیٰ نے یہ سمجھ تو دی ہے کہ ہم اس کا دامن پکڑیں جو اُن کا ہاتھ پکڑ سکتا ہے۔ ہم خدا تعالیٰ سے دعا مانگیں اور ہمارا یہ دعا مانگنا پوری بیداری کے ساتھ اور ہوش میں آ کر اور سمجھ کے ساتھ اور یہ جانتے ہوئے علیٰ وجہ البصیرت کہ انسان تباہی کے گڑھے کے کنارے پہ کھڑا ہوا ہے۔ اور سوائے خدا تعالیٰ کی رحمت کے اُسے کوئی بچا نہیں سکتا، ہم خدا کے حضور جھکیں اور اُس سے کہیں کہ اے خدا! انسان پر انسان ظلم کرنے کے لئے تیار ہے۔ تو فرشتوں کو نازل کر۔ ان کو سمجھ عطا کر اور دنیا کے دلوں میں ایک تبدیلی پیدا کر۔ اور نیکی کی راہ کی طرف ان کو واپس لے کے آ۔ کہ تیرے فضل کے بغیر ایسا نہیں ہو سکتا۔

اگر ہم باقاعدگی کے ساتھ یہ دعا کریں تو خدا کی نگاہ میں ہم اس گروہ میں شامل ہونے سے بچ سکتے ہیں۔ لَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا میں جس کا ذکر ہے۔ جو اُن کی طرف جھک جاتے ہیں۔ یعنی جو ذمہ دار نہیں لیکن اُن کی طرف جھکے ہوئے ہوتے ہیں۔

پھر خدا کہے گا

کہ میرے یہ بندے ایسے ظالموں کی طرف جھکے نہیں تھے۔ اگر جھکتے تو میرے حضور حاضر ہو کر مجھ سے عاجزانہ ان کی ہدایت کی دعائیں نہ کرتے۔ اور اُن کے دل میں یہ تڑپ پیدا نہ ہوتی کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت بچا لے۔ ورنہ انسان بڑی ہولناک تباہی اپنے سامنے اپنی اُفق پر اس وقت دیکھ رہا ہے۔

تو وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ جس نار کا یہاں ذکر ہے جس رنگ میں بھی ہو یہ۔ اللہ تعالیٰ اُس سے محفوظ رکھے اور محفوظ رہنے کے لئے جو اُس نے ایک یہ بتایا ہے کہ، لَا تَرْكَنُوْٓا۔ اور لَا تَرْكَنُوْٓا کا میں نے بتایا کہ بہت ساری شکلیں بن سکتی ہیں نہ جھکنے کا اعلان عملاً، لیکن بنیادی چیز یہ ہے کہ ہماری دعا خدا کے حضور خدا کی نگاہ میں ہمیں اُن لوگوں میں شامل کرے گی کہ جو اُن کی طرف جھکے نہیں بلکہ اُن کی ہدایت کے سامان مانگتے ہوئے انہوں نے بے چینی اور تڑپ کے ساتھ اور عجز اور انکسار کے ساتھ خدا کے حضور دعائیں کیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی

دعاؤں کی توفیق

عطا کرے اور خدا کرے کہ انسان اپنی ہی غفلتوں اور بد اعمالیوں کے نتیجہ میں اور استکبار کے نتیجہ میں اور ایک حصہ انسانیت کو حقیر سمجھنے کے نتیجہ میں جو فتنہ اور فساد اور تباہی کی تیاری کر رہا ہے اللہ اسے ہدایت دے اور اس تباہی سے اور اس قسم کے خوفناک حالات سے سارے ہی انسانوں کو محفوظ رکھے — !!

پچھلے خطبہ میں میں نے کہا تھا کہ جلسہ سالانہ کے وہ نشان جو اپنی افادیت کو پورا کرنے کے بعد باقی رہ گئے ہیں ان کو درست کر دیں آپ۔ بہت حد تک درست ہو گئے ہیں لیکن ابھی کچھ اور کام باقی ہے۔ ربوہ اس طرف توجہ کرے۔

(منقول از روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۹۸۲ء)

اخبار بدر کی توسیع اشاعت آپ کا قومی فریضہ ہے

رپورٹ نمبر ۳ بابت ۵ رتا ۷ راگست ۱۹۸۲ء

اوسلو میں حضور ایدہ اللہ کی اہم دینی و جماعتی مصروفیات

★ پریس کانفرنس سے خطاب ★ اوسلو کی معزز شخصیتوں کے ساتھ تبادلۂ خیالات ★ خطبہ جمعہ ★ ناروے کی پہلی مجلس شوریٰ سے خطاب ★ ذیلی تنظیموں کی کارگذاری کا جائزہ ★ احباب جماعت کے دینی اور علمی سوالات کے تفصیلی جوابات

اوسلو میں قیام کا چھٹا دن

۵ راگست ۱۹۸۲ء کا دن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اوسلو میں قیام کا چھٹا دن تھا۔ دفتری مصروفیات کے علاوہ اس روز حضور نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ مزید برآں جماعت احمدیہ اوسلو کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ میں شرکت فرماکر اور اوسلو کی بعض اہم شخصیات کے ساتھ اہم دینی، معاشرتی اور انسانی مسائل پر تبادلۂ خیالات فرماکر اسلامی تعلیم کی فضیلت ان پر واضح فرمائی اور غلبۂ اسلام کے آسمانی وعدوں کی رُو سے درمیانی زمانوں میں پیش آنے والے ہولناک ابتلاؤں کے باوجود نوع انسانی کے تابناک مستقبل پر روشنی ڈالی۔ اس روز کی مصروفیات کی کسی قدر تفصیل ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے۔

پریس کانفرنس سے خطاب

صبح ساڑھے آٹھ بجے سے ساڑھے دس بجے تک دفتر میں ڈاک ملاحظہ فرمانے اور دفتری اُمور کی انجام دہی اور بعض ضروری ملاقاتوں میں مصروف رہنے کے بعد گیارہ بجے قبل دوپہر حضور نے احمدیہ مشن ہاؤس اوسلو کی لائبریری میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ اور جماعت احمدیہ کے اغراض و مقاصد۔ عالمی سطح پر اس کی مذہبی اور فلاحی سرگرمیوں نیز اسلام اور نوع انسانی کے مستقبل سے متعلق اخبار نویسوں کے سوالات کے جواب دیئے۔ چونکہ سکنڈے نیوین ممالک میں انگریزی بھی بولی اور سمجھی جاتی ہے اس لئے پریس کانفرنس میں گفتگو زیادہ تر انگریزی میں ہوئی تاہم بوقت ضرورت مبلغ انچارج ناروے مشن مکرم کمال یوسف صاحب اور جماعت احمدیہ ناروے کے نیشنل پریذیڈنٹ مکرم نور احمد صاحب بولستاد حضور کے ارشادات کا نارویجین زبان میں ترجمہ کرکے ترجمانی کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

جماعت احمدیہ اور دوسرے مسلمانوں کے مابین عقائد کے اختلاف سے متعلق سوال کے جواب میں حضور نے علی الخصوص مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کے بارہ میں نہ صرف دوسرے مسلمانوں کے ساتھ بلکہ عیسائیوں کے ساتھ اختلاف کا تفصیل سے ذکر کیا۔ حضور نے فرمایا مسیحؑ کی آمد ثانی کے متعلق دوسرے مسلمانوں اور عیسائیوں میں اشتراک پایا جاتا ہے۔ جبکہ جماعت احمدیہ کا عقیدہ اس بارہ میں دونوں کے نظریات سے مختلف ہے۔ عیسائی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت ہوئے تین دن مُردہ رہنے کے بعد جی اٹھے اور زندہ ہی آسمان پر چلے گئے۔ اور اب وہ آخری زمانہ میں دوبارہ نازل ہوں گے اور تمام نوع انسانی کو عیسائیت پر متحد کر دکھائیں گے یہودی مسیح علیہ السلام کو صلیب پر مار کر آپ کو جھوٹا نبی ثابت کرنا چاہتے تھے کیونکہ تورات میں لکھا ہے کہ جو صلیب پر مرے وہ ملعون ہوتا ہے۔ عیسائی مسیح کی صلیبی موت کو تسلیم کرکے یہودیوں کی ایک رنگ میں تائید کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب رہے اس کے بالمقابل دوسرے مُسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام صلیب نہیں دیئے گئے۔ ان کی بجائے یا ان کے دھوکے میں ایک اور شخص کو جو سرے سے ملزم تھا ہی نہیں صلیب دی گئی۔ اور مسیح علیہ السلام اپنا مشن پورا کئے بغیر زندہ آسمان پر اٹھا لئے گئے۔ اور اب وہ آخری زمانہ میں نبی اللہ کی حیثیت سے دوبارہ نازل ہوں گے اور اپنا مشن پورا کریں گے۔ برخلاف اس کے جماعت احمدیہ قرآن مجید اور خود انجیل کے بیان کی رُو سے یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ مسیح علیہ السلام جو خدا تعالیٰ کے ایک برگزیدہ نبی تھے صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ بلکہ بیہوشی کی حالت میں صلیب پر سے زندہ اُتارے گئے اور زخموں کے اندمال اور صحت کی بحالی کے بعد انہوں نے دوسرے نبیوں کی طرح فلسطین سے کشمیر کی طرف ہجرت کی۔ کیونکہ خود اُن کے اپنے بیان کی رُو سے ان کا اسرائیل کے گمشدہ قبائل کی طرف ہجرت کرنا ضروری تھا۔ وہ گمشدہ قبائل کشمیر اور افغانستان میں آباد تھے اور حالیہ تحقیق کی رُو سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے اُن قبائل کو راہ راست پر لاکر طویل عمر پانے کے بعد مسیح علیہ السلام نے طبعی موت سے وفات پائی۔ اور کشمیر میں مدفون ہوئے۔ ان کا مقبرہ آج بھی وہاں موجود ہے مسیح کی آمد ثانی کے متعلق انجیل اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں جو پیشگوئیاں کی گئی ہیں ان کی رُو سے آخری زمانہ میں مسیح علیہ السلام کے ایک مثیل نے آپ ہی کی خُو بُو لے کر مبعوث ہونا تھا اور دُنیا کو ہدایت اور راستی پر متحد کر دکھانا تھا۔ جماعت احمدیہ اس بات پر ایمان رکھتی ہے کہ وہ مثیل مسیح بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہیں۔ مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کی پیشگوئی آپ کے وجود میں پوری ہو چکی ہے۔ آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی لائی ہوئی دائمی شریعت کے تابع ایک غیر شرعی نبی ہیں۔ نوع انسانی آپؑ کے اور آپؑ کی قائم کردہ جماعت کے ذریعہ دین واحد پر متحد ہوگی۔ اور وہ دین واحد اسلام ہی ہے کوئی اور مذہب نہیں۔

اس سوال کے جواب میں کہ کیا دوسرے مُسلمان آپ کو مسلمان تسلیم کرتے ہیں؟ حضور نے فرمایا کوئی ہمیں مُسلمان تسلیم کرے یا نہ کرے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مسیح علیہ السلام کی آمد اوّل کے وقت انہیں ان کی اپنی قوم نے کب تسلیم کیا تھا جو کچھ ان کے ساتھ ہُوا اگر وہی سلوک ہمارے ساتھ بھی ہو تو اس میں کوئی تعجب نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر آج ہمیں مسلمان تسلیم نہ کیا جائے یا بعض جگہ تسلیم نہیں کیا جاتا تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ وقت آتا ہے کہ ہمیں مُسلمان تسلیم کیا جائے گا۔ کیونکہ نوع انسانی کا دین اسلام پر ہمارے ذریعہ متحد ہونا مقدر ہے۔

اس پر اخبار نویس نے سوال کیا کہ کیا آپؐ کی جماعت کو ظلم و تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ حضور نے جواب میں فرمایا الٰہی جماعتوں کو ایسے حالات کا سامنا کرنا ہی پڑتا ہے۔ عیسائیوں کے ساتھ بھی ابتداء میں یہی کچھ ہُوا تھا۔ مسلسل [illegible] تک عیسائیوں کو انسانیت سوز مظالم کا تختہ مشق بنایا گیا۔ لیکن کیا ان مظالم کی وجہ سے عیسائیت پنپ نہ سکی؟ اندر ہی اندر ذہنوں میں انقلاب آتا رہا۔ اور تین صدیاں گزرنے کے بعد ۳۰۹ عیسوی میں پوری سلطنت رُوما عیسائی ہو گئی۔ اب بھی ایسا ہی ہوگا۔ ہم پُرتشدّد مخالفت کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ ہم اُصولوں پر عمل کر رہے ہیں اور کرتے چلے جائیں گے اور اس بات پر پختہ ایمان رکھتے ہیں کہ اُصول ہی غالب آئیں گے۔

اس سوال پر کہ کس مُلک میں آپ کی پُرتشدد مخالفت زیادہ کی جاتی ہے، حضور نے فرمایا پُرتشدّد مخالفت کسی بھی ملک میں ہو سکتی ہے۔ مخالفت ہمیں خدمت کے راستہ سے نہیں ہٹا سکتی۔ یورپ میں بھی جہاں فی الوقت ہماری پُرتشدد مخالفت نہیں کی جاتی ایسا ہو سکتا ہے۔ جب تک انہیں ہمارے عقائد اور نظریات سے اپنے اندازِ زیست کے لئے کوئی خطرہ محسوس نہیں ہوتا وہ روادار بنے ہوئے ہیں۔ جُونہی انہیں اسلامی نظریات کے پھیلاؤ سے اپنی ثقافت کے لئے خطرہ محسوس ہوا وہ بھی پُرتشدد مخالفت پر اُتر آئیں گے اس لئے یہ امر کہ ہماری کہاں مخالفت زیادہ ہے اور کہاں کم ہے یا ہے ہی نہیں ہمارے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ صداقت کی ہمیشہ مخالفت ہوتی رہی ہے۔ کہیں کم اور کہیں زیادہ۔ جہاں کم ہے وہاں پر بھی آگے چل کر شدّت پکڑ سکتی ہے۔

سوال کیا گیا کہ دُنیا بھر میں احمدیوں کی تعداد کتنی ہے؟ حضور نے فرمایا ہم تبلیغ میں مصروف ہیں اور دُنیا بھر میں ہر جگہ ہی لوگ احمدی ہو رہے ہیں۔ اس لئے صحیح تعداد بتانا تو مشکل ہے تاہم میرے پیش رو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ایک کروڑ کا سرسری اندازہ لگایا تھا۔ اب تعداد اس سے بھی زیادہ ہو چکی ہوگی۔ فرمایا، اخبار نویس نے پوچھا یورپ میں اب تک کتنے لوگ احمدی ہوئے ہیں؟ حضور نے فرمایا یہ صحیح ہے کہ دوسرے ملکوں کے مقابلہ میں یورپ میں بہت کم لوگ احمدی ہوئے ہیں اور ابھی اُن کی تعداد چنداں قابل لحاظ نہیں ہے۔ لیکن ہم اپنی طاقت کا مدار تعداد پر نہیں رکھتے بلکہ ایمان اور اخلاص پر رکھتے ہیں۔ ایسے صاحب ایمان مخلص و وفاشعار اور سراپا ایثار خواہ چند ہی ہوں وہ طاقت کا نہایت مؤثر ذریعہ ہوتے ہیں اور بالآخر غالب آکر رہتے ہیں۔ اس مرحلہ پر حضورؒ نے جماعت احمدیہ کے نیشنل پریذیڈنٹ مکرم نور احمد صاحب بولستاد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا، آج اس ملک میں یہی مع اپنی فیملی کے نارویجین احمدی ہیں۔ آج یہ ایک اور اکیلے ہیں لیکن مستقبل اس امر کا ثبوت فراہم کرے گا کہ یہ "ایک" ہی اپنے

ہوئی تمام نارویجین باشندوں کے دلوں کو فتح کرے گا۔ اور انہیں احمدیت کا حلقہ بگوش بنانے کا موجب ثابت ہوگا۔

اس سوال پر کہ ناروے اور اہل ناروے کے متعلق آپ کے کیا تاثرات ہیں۔ حضور نے فرمایا مجھے ناروے کا ایک وسیع علاقہ دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ میں عینی مشاہدہ کی بناء پر کہہ سکتا ہوں کہ ناروے دنیا کے خوبصورت ترین ممالک میں سے ایک ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اسے قدرتی حسن سے مالا مال کرنے میں بہت فیاضی سے کام لیا ہے۔ قدرتی حسن کے ہر منظر میں مجھے اللہ تعالیٰ کی غیر محدود قدرتوں کے بڑے ہی حسین جلوے نظر آئے اور میں خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد کرتا رہا۔ ہر دلکش منظر مجھے خدا کی طرف لے گیا اور میں اس کے حضور سجدات شکر بجا لایا۔ لیکن اہل ناروے کی حالت دیکھ کر مجھے بہت افسوس ہوا ہے وہ اس سطحی حسن پر تو جس سے اُن کی سرزمین مالا مال ہے سرجان سے فدا ہیں لیکن اُس ذات بے ہمتا سے جو ہر حسن کا سرچشمہ ہے سراسر غافل ہیں اور اس سے دُور سے دُور تر ہوتے جا رہے ہیں۔ مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ اہل ناروے اللہ تعالیٰ کی عطائے بے حساب پر ناشکری کے مرتکب ہو کر اپنے آپ کو اپنے پیدا کرنے والے کی نگاہ میں مجرم بنا رہے ہیں"۔

ایک سوال یہ بھی ہوا کہ یورپ کے ملکوں نے تو ویلفیئر سٹیٹ کی شکل میں اپنے عوام کی معاشی ضروریات پوری کرنے میں بہت کچھ کیا ہے۔ اسلامی معاشی نظام کی رُو سے اس بارہ میں آپ کے کیا نظریات ہیں۔ اور اس میدان میں آپ کی جماعت کیا کر رہی ہے؟ حضور نے فرمایا ہر قوم کا معاشرتی ڈھانچہ (Social set up) اس کے معاشرتی فلسفہ (Social philosophy) پر مبنی ہوتا ہے۔ اسلام کا اپنا ایک معاشرتی فلسفہ ہے جس میں جسم اور رُوح دونوں کی ضروریات کو یکساں اہمیت دی گئی ہے۔ اس کی تفصیلات بیان کرنے کے لئے کافی وقت درکار ہوگا۔ سردست میں ان تفصیلات کو چھوڑتے ہوئے صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ویلفیئر سٹیٹ کا نظریہ جسمانی ضروریات تک محدود ہوتے ہوئے ہمہ گیر نہیں ہے۔ ہر چند کہ جماعت احمدیہ تمام دنیا میں پھیلی ہوئی ہے تاہم اول تو یہ خالصۃً ایک مذہبی جماعت ہے۔ دوسرے اُسے ابھی یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ وہ اسلام کی سوشل فلاسفی کو پوری جامعیت کے ساتھ نافذ کر سکے اس لئے اس میدان میں اس کی کوششیں خدمت انسانیت تک محدود ہیں۔ ہماری کوشش یہ ہوتی ہے کہ ہم اپنے محدود وسائل کے مطابق لوگوں کی معاشی مشکلات اس رنگ میں دُور کریں کہ ان کی عزت نفس مجروح نہ ہو۔ اور انسانی شرف پر کوئی آنچ نہ آنے پائے کیونکہ اسلام نے عزت نفس اور انسانی شرف پر بہت زور دیا ہے ہم حتی المقدور خدمت کرتے وقت انسان انسان میں کوئی تفریق نہیں کرتے۔ یہ سن کر رپورٹر نے عرض کیا اس بارہ میں آپ کے وہی نظریات ہیں جو عیسائیوں کے ہیں۔ حضور نے فرمایا سوال صرف نظریات کا نہیں ہے نظریات ایک دوسرے سے مشابہ ہونے کے باوجود مختلف بھی ہو سکتے ہیں۔ اصل سوال عملی نمونہ کا ہے۔ ہم اپنے محدود وسائل کے اندر رہتے ہوئے عملی نمونہ پیش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔۔۔!

آخری سوال انسانیت کے مستقبل کے بارہ میں تھا۔ نامہ نگار نے دریافت کیا کہ آپ کی نگاہ میں انسانیت کا مستقبل روشن ہے یا تاریک؟ حضور نے فرمایا انسانیت کا مستقبل میرے نزدیک ایک حد تک تاریک اور بڑی حد تک تابناک ہے۔ تاریک ان معنوں میں ہے کہ انسانیت اپنے پیدا کرنے والے سے دُور ہو کر تباہی کے قریب جا پہنچی ہے۔ تباہی تو آئے گی اور وہ ہوگی بھی بہت ہولناک لیکن انتہائی ہولناک تباہی کے باوجود انسانیت بچے گی ضرور، مکمل تباہی کا شکار نہیں ہوگی۔ خدائی پیشگوئیوں کے پیش نظر ہم اپنی سی پوری کوشش کر رہے ہیں کہ دُنیا کو آگاہ کریں کہ آہ! ہولناک تباہی ان کے سر پر ہے۔ ایسی ہولناک تباہی آئے گی کہ قرآن بتاتا ہے کہ دُنیا کے بعض علاقوں سے زندگی کا نام و نشان مٹ جائے گا۔ انسان ہی نہیں بلکہ کوئی جاندار بھی باقی نہیں رہے گا۔ اس کے بعد نوع انسانی پھر خدا کی طرف رجوع کرے گی۔ اور دین واحد کی طرف کھنچی چلی آئے گی۔ یہاں تک کہ اسلام پورے کرۂ ارض پر غالب آجائے گا۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ درمیان میں آنے والی ہولناک تباہی کے باوجود انسانیت کا مستقبل تابناک ہے یہی قرآن ہمیں بتاتا ہے اور یہی سیدنا حضرت اقدس نے الہامی پیشگوئیوں کے بموجب ہمیں بتایا ہے۔

پریس کانفرنس مسلسل ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہی اور ساڑھے بارہ بجے کے بعد اختتام پذیر ہوئی۔ اس میں ناروے کے مشہور خبر رساں ادارے "نارویجین ٹیلی گرام بیورو" (Norwagian Telegram Bureau) کے نمائندوں کے علاوہ ایک کیتھولک اخبار کی معمر خاتون بے بی جوہانسن (Baby Johanson) جو فری لانس کی حیثیت سے کئی رسالوں میں کالم بھی لکھتی ہیں آئی ہوئی تھیں۔ انہوں نے متعدد سوال پوچھنے میں بڑی دلچسپی کا اظہار کیا۔

معزز شخصیتوں کے ساتھ تبادلۂ خیالات

۵ راگست کو ہی ساڑھے تین بجے بعد دوپہر مسجد نور سے ملحق احمدیہ مشن ہاؤس اوسلو میں حضور ایدہ اللہ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ اس میں زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے نارویجین معززین کے علاوہ اوسلو کے میئر محترم البرٹ نورڈینگن (ALBERT NORDENGEN) نے بھی شرکت فرمائی۔ بیس کے قریب دیگر نارویجین معززین میں درج ذیل سرکردہ حضرات بھی شامل تھے۔ اوسلو کمیون میں ہاؤسنگ اور پلاننگ کے چیف مسٹر یورت (HIORTH) (۲) آسٹرین ایمبیسی کے ایک قونصل (۳) اوسلو جیل کے ایک پادری (۵) اوسلو کے ایک پبلشنگ ادارہ کے دو سرکردہ رکن مسٹر لانز اور مسٹر یورگنسن (LAMSER AND JORGENSEN) (۶) محکمہ لیبر کے چیف (۷) لیبر ڈائریکٹوریٹ کے مسٹر شروڈگن اور مسٹر ہوگن لیمان۔ ان میں سے بعض کے ساتھ ان کی بیگمات بھی آئی ہوئی تھیں مزید برآں اوسلو یونیورسٹی کے دو طالب علم مسٹر ایرک (ERIK) اور مسٹر سائمن (SIMEN) بھی آئے ہوئے تھے۔ انہیں مسیح علیہ السلام کی ہجرت کشمیر سے متعلق خاص دلچسپی تھی۔ اور وہ اس بارہ میں تفصیلی معلومات حاصل کرنا چاہتے تھے۔

جملہ مہمانوں کا باری باری حضور ایدہ اللہ سے تعارف کرایا گیا۔ حضور ہر مہمان سے مصافحہ کرنے کے علاوہ ان سے ان کی خیریت دریافت فرماتے۔ کچھ دیر سلام دعا کے تبادلے اور تعارف کا سلسلہ جاری رہا۔ بعد ازاں ماحضر تناول کرنے کے دوران حضور نے ہر مہمان کے پاس جا کر ان سے مختلف موضوعات پر تبادلۂ خیالات فرمایا۔ اوسلو کے میئر موصوف نے حضور کے ساتھ گفتگو کے دوران سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہ کے ساتھ اپنی دو ملاقاتوں کا ذکر کیا۔ اور حضور کے وصال پر تعزیت کا اظہار فرمایا نیز حضور کے جماعت احمدیہ کا سربراہ اعلیٰ منتخب ہونے پر حضور کی خدمت میں مبارکباد پیش کی۔ حضور نے اس موقع پر میئر موصوف کو قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ کا ایک نسخہ اور بعض دیگر تحائف دیئے جنہیں انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔ اور حضور کے ساتھ فوٹو کھچوایا۔

حضور نے مہمانان کرام کے ساتھ گفتگو کے دوران ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت کے طور پر تعلق باللہ پر بہت پُر معارف انداز میں روشنی ڈالی۔ حضور نے فرمایا جس طرح خدا کی ہستی پر زبانی ایمان بے معنی ہے اسی طرح خدا کی ہستی کا زبانی انکار اپنے اندر کوئی معنے نہیں رکھتا محض یہ کہہ دینا کہ فلاں فلاں فلاسفر اور فلاں سائنس دان نے خدا کی ہستی کو ملنے سے انکار کیا ہے۔ ناکافی ہے۔ اصل چیز تو اللہ تعالیٰ کی غیر محدود قدرتوں کا مشاہدہ و مطالعہ اور اس کے ساتھ زندہ تعلق ہے۔ جس انسان کا خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم ہو اُسے ایمان باللہ سے دُنیا کی کوئی طاقت محروم نہیں کر سکتی۔

حضور نے ہاؤسنگ اور پلاننگ کے متعلق موسمی حالات کے پیش نظر مغرب اور مشرق کی جداگانہ ضروریات اور تعمیر کے نئے نمونوں کے بارے میں بھی باتیں کیں جنہیں ماہرین تعمیرات نے دلچسپی سے سُنا۔ اوسلو جیل کے پادری صاحب کے ساتھ جرائم کی روک تھام اور مجرموں کی اصلاح کے سلسلہ میں مذہبی تعلیمات کے انقلاب انگیز اثر پر بھی حضور نے روشنی ڈالی۔ اور اس بارہ میں اسلامی تعلیم کی فضیلت کا اختصار سے ذکر کیا۔ الغرض اس تبادلۂ خیالات کے دوران بہت سے موضوعات زیر بحث آئے جن پر حضور نے اظہار خیال فرمایا۔ حاضرین نے حضور کے ارشادات کو گہری دلچسپی کے ساتھ سُنا۔ معززین کا بالاتفاق بہت خوشگوار ماحول میں تبادلۂ خیالات کا یہ دلچسپ سلسلہ ایک گھنٹہ سے زائد عرصہ تک جاری رہا۔

جب مہمانان کرام حضور کے ساتھ الوداعی مصافحہ کر کے واپس جانے لگے تو اوسلو یونیورسٹی کے دو نوجوان طلباء مسٹر ایرک اور مسٹر سائمن نے جو حضور کے ارشادات بہت توجہ سے سنتے رہے تھے۔ حضور کی خدمت میں درخواست کی کہ وہ مسیح کے واقعہ صلیب، ان کے زندہ اُترنے اور کشمیر کی طرف ہجرت کرنے سے متعلق جماعت احمدیہ کے نقطۂ نظر سے کسی حد تک واقف ہیں۔ ان کی خواہش ہے کہ حضور اس سارے معاملہ پر تفصیلی روشنی ڈال کر انہیں اصل حقائق سے آگاہ فرمائیں۔ حضور نے فرمایا اس کے لئے کافی وقت درکار ہوگا۔ اگر آپ کے پاس وقت ہو تو علیحدہ بیٹھ کر اس موضوع پر تفصیلی گفتگو ہو سکتی ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ ان کے آنے کا تو مقصد ہی یہ ہے کہ وہ اس بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کریں۔ چنانچہ حضور انہیں مشن ہاؤس کی لائبریری میں لے گئے۔ اور وہاں بیٹھ کر ان کے ساتھ اس بارہ میں تفصیلی گفتگو فرمائی۔ اوسلو جیل کے پادری صاحب اور اوسلو کے کیتھولک اخبار کی وہ معمر خاتون جو اسی روز صبح حضور کی پریس کانفرنس میں شرکت کر چکی تھیں اور استقبالیہ میں بھی شریک تھیں، حضور کے ساتھ ان دونوں نارویجین طلباء کی گفتگو سُن رہی تھیں۔ چنانچہ

یہ پادری صاحب اور یہ خاتون بھی حضور کے ہمراہ لائبریری میں آ بیٹھے اور اسی طرح بعض دوسرے مہمان بھی۔ حضور نے جب گفتگو کا آغاز کیا تو ان معمر عیسائی خاتون محترمہ بیبی یوہانسن نے بڑے ادب سے عرض کیا کہ ہمیں اُمید ہے کہ آپ اس مذہبی گفتگو میں رواداری سے کام لیں گے اور ہمارے مذہبی جذبات کا خیال رکھیں گے حضور نے فرمایا ہم تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ کا بہت برگزیدہ نبی مانتے ہیں اور محبت کے رنگ میں ان کا ازحد احترام کرتے ہیں۔ میں جو کچھ بیان کروں گا انجیل کے حوالہ سے کروں گا۔ آپ کو پوری آزادی حاصل ہے کہ آپ اپنا نقطہ نظر پیش کریں اور انجیل ہی کی رُو سے میری باتوں کی تردید میں جو دلائل دینا چاہیں دیں۔

اس کے بعد حضور نے بیٹھے بیٹھے گفتگو کے انداز میں انگریزی میں تقریر کرتے ہوئے مسیح علیہ السلام کے صلیب سے زندہ اُترنے کا بہت تفصیل سے ذکر کیا اور باقاعدہ انجیل کے بیان کی رُو سے اس کے ناقابل تردید شواہد پیش کئے اور پھر مسیح علیہ السلام کی کشمیر کی طرف ہجرت کے بارہ میں خود مغربی محققین کی جدید ریسرچ کا حضور نے شواہد کا بڑی تفصیل سے ذکر فرمایا۔ نیز ہندوستان کی قدیم تاریخی کتب اور خود ہرات میں ایسے قبیلہ کی موجودگی کا بھی ذکر فرمایا جو اپنے آپ کو مسیحی مسلمان کہتا ہے اور اپنی بعض قدیمی دستاویزات کی رُو سے جو ان کے ہاں محفوظ ہیں اس بات پر ایمان رکھتا ہے کہ مسیح علیہ السلام فلسطین سے ہجرت کر کے افغانستان آئے تھے پھر حضور نے کفن مسیح سے متعلق حالیہ جدید تحقیق کا بھی ذکر فرمایا اور بتایا کہ اس تحقیق سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے بلکہ جب انہیں اُتارا گیا اور اس کفن میں لپیٹا گیا تو آپ زندہ ہی تھے حضور نے یہ بات بھی کہ مسیح علیہ السلام کے صلیب سے زندہ اُترنے اور کشمیر کی طرف ہجرت کرنے کے متعلق ساری تحقیق خود مغرب کے عیسائی محققین کی ہے اور اس طرح انہوں نے ثابت کر دکھایا ہے کہ اس بارہ میں جماعت احمدیہ کا عقیدہ اور نظریہ جس کا اعلان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آج سے نوّے سال پہلے کیا تھا سو فیصد درست ہے۔

حضور کی یہ گفتگو ایک گھنٹے تک جاری رہی اس موقع پر ایک بات کا تذکرہ دلچسپی کا باعث ہوگا حضور کی گفتگو کے بعد اس کی کامیابی کا ایک اثر فوراً ہی دیکھنے میں آیا کہ یونیورسٹی کے دو طالب علم مجلس مذاکرہ کے ختم ہوتے ہی لائبریری کے صحن میں ہی اپنے پادری صاحب سے اُلجھ گئے اور اسلام کی تائید میں اس کے ساتھ زور و شور سے بحث کرنے لگے دونوں طالب علم اتنے پُرجوش تھے کہ پادری صاحب گھبرا گئے اور اس خیال سے کہ یہاں اور لوگوں کو پتہ نہ لگ جائے ان طالب علموں کو مشن ہاؤس سے فوراً باہر لے کر نکل جانا چاہا لیکن وہ طالب علم چند قدم چل کر پھر پادری صاحب کو روک لیتے اور پھر ان سے بحث کرنے لگ جاتے اس طرح سے بار بار بحث کر کے طالب علموں نے پادری صاحب کا ناطقہ بند کر دیا اور ان کو اپنی جان چھڑانی مشکل ہو گئی۔ سب لوگ دلچسپی سے یہ منظر دیکھتے رہے۔

اللہ تعالےٰ کی تائید و نصرت کا یہ ایک خاص نشان ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے دورے کے آغاز میں ہی ناروے کی سرزمین میں ظاہر ہوا اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل حضور ایدہ اللہ کی غیر معمولی صلاحیتوں اور ساری جماعت کی دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں ظاہر ہوا۔

ظہر و عصر کی باجماعت نمازیں

پریس کانفرنس کے بعد حضور نے ڈیڑھ بجے بعد دوپہر مسجد نور اوسلو میں ظہر کی نماز پڑھائی تھی اور استقبالیہ میں شریک ہونے والے معززین کے ساتھ تبادلۂ خیالات فرمانے کے بعد چھ بجے سہ پہر حضور نے نماز عصر پڑھائی

اسی روز حضور شام کو ڈرمین [illegible] کے علاقہ میں وہ سرنگ دیکھنے تشریف لے گئے جو ایک سرسبز و شاداب پہاڑ کے اندر ہی اندر بل کھاتی ہوئی پیچدار سیڑھی کی شکل میں نکالی گئی ہے یہ سرنگ پہاڑ کی چوٹی پر جسے ہموار کر کے مسطح شکل میں تبدیل کر دیا گیا ہے جا نکلتا ہے وہاں سے ارد گرد دور دور تک کا نہایت سرسبز و شاداب علاقہ بہت خوشنما اور دلکش منظر کی شکل میں نظر آتا ہے

مغرب اور عشاء کی نمازیں

وہاں سے واپس تشریف لانے کے بعد حضور نے ساڑھے دس بجے شام مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں بعدہ احباب کے درمیان تشریف فرما ہو کر احباب کے ساتھ قریباً ایک گھنٹہ باتیں کیں باتیں زیادہ تر پریس کانفرنس اور استقبالیہ تقریب دو جو اسی روز منعقد ہوئی تھیں کے بارہ میں تاثرات سے متعلق تھیں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان ہر دو تقاریب کا اہتمام مکرم کمال یوسف صاحب کی ہدایت و راہنمائی اور نگرانی میں مکرم مبارک احمد صاحب راجپوت نے متعدد دیگر خدام کی امداد و اعانت سے بہت خوش اسلوبی سے کیا تھا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

اوسلو میں قیام کا ساتواں دن

۶ر اگست ۱۹۸۲ء (بروز جمعۃ المبارک)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اوسلو میں قیام کا ساتواں دن تھا۔ اس روز حضور نے مسجد نور اوسلو میں پُرمعارف خطبہ ارشاد فرمانے اور نماز جمعہ پڑھانے کے علاوہ جماعت احمدیہ اوسلو کی پہلی مجلس شوریٰ کی صدارت فرمائی جو مسلسل ساڑھے تین گھنٹہ تک جاری رہی بعد ازاں حضور نے مجالس عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ و مجلس انصار اللہ ناروے کے علیحدہ علیحدہ اجلاسوں کی صدارت فرما کر ان کی سرگرمیوں کا جائزہ لیا اور انہیں بیش قیمت نصائح اور ہدایات سے نوازا اس طرح حضور ایک بجے دوپہر سے قریباً شام تک مصروف رہے اس روز کی کسی قدر تفصیلی رپورٹ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے۔

پُرمعارف خطبہ جمعہ

سوا دو بجے بعد دوپہر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد نور میں تشریف لا کر نماز جمعہ پڑھائی اس روز اوسلو ہی نہیں بلکہ ناروے کے دوسرے شہروں سے بھی احباب مع مستورات بہت کثیر تعداد میں آئے ہوئے تھے مسجد اور اس سے ملحق لائبریری کا کمرہ نمازیوں سے پُر تھا اور تہہ خانہ مستورات سے بھرا ہوا تھا حضور کے مسجد میں تشریف لانے پر مکرم انتخاب حسین صاحب اظہر نے اذان دی بعد اذان حضور نے ناروے اور اہل ناروے کے متعلق اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے قرآن مجید کی متعدد آیات کی روشنی میں خطبہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے:۔

حضور نے تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد مندرجہ ذیل آیات قرآنی تلاوت کیں

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۔ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۔ قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝

(الانعام آیت ۱۰۳ تا ۱۰۵)

بعد ازاں فرمایا ناروے ایک ایسا ملک ہے جسے اللہ تعالےٰ نے بڑی فیاضی سے قدرتی حسن عطا فرمایا ہے۔ یہاں کی بل کھاتی ہوئی سڑکیں ہر موڑ پر ایک نیا دلکش منظر اور اللہ تعالےٰ کی قدرتوں کا ایک نیا جلوہ پیش کرتی ہیں یہاں کے سر بفلک پہاڑوں میں ایک عجیب دلآویزی ہے ہوائیں بلکے سُروں میں گیت گاتی ہوئی چلتی ہیں پہاڑوں کی بعض ایسی چوٹیاں ہیں جو سفید برف سے ڈھکی ہوئی ہیں اور ان میں ایسے سرسبز و شاداب پہاڑ بھی ہیں جنہوں نے بڑے حسین سبز لبادے اوڑھے ہوئے ہیں فیورڈز کے دونوں جانب آسمان سے باتیں کرتے ہوئے پہاڑوں کو دیکھ کر یوں معلوم ہوتا ہے کہ پہاڑ سمندر میں اُتر آئے ہیں اور بڑے پیار کے ساتھ نیلگوں سمندر کا نظارہ کر رہے ہیں۔ یہ ساری حسین کائنات اللہ تعالےٰ کی حمد کے گیت گاتے ہوئے نظر آتی ہے۔ یہ وہ دنیا ہے جہاں کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالےٰ کی حمد کے گیت گاتا سُنائی دیتا ہے ہاں اس ملک کی حسین کائنات میں ایک چیز ہے جو اللہ تعالےٰ کی حمد سے خالی ہے اور وہ ہیں یہاں کے لوگوں کے دل یہاں کے لوگوں نے اُجاڑ ویرانوں کو اپنے دلوں میں سمیٹا ہوا ہے۔

ناروے اور اہل ناروے کی حالت اور ان کی متضاد کیفیت کا نقشہ کھینچنے کے بعد حضور نے فرمایا اس کے ساتھ ہی میری توجہ ربوہ کے ان لوگوں کی طرف پھری جنہوں نے ابھی کچھ عرصہ قبل رمضان کا بڑا کڑا زمانہ دیکھا۔ انہوں نے اپنے رب کو راضی کرنے کی خاطر تجھ کا پیاسا رہ کر انتہائی گرمی کے یہ دن گزارے ربوہ کے رہنے والے بڑے غریب لوگ ہیں مادی سہولتیں انہیں حاصل نہیں ہیں۔ لُو کے تھپیڑے وہ سہتے ہیں مکھیاں اور مچھر انہیں ستاتے ہیں لیکن مشکل اور کٹھن زندگی بسر کرتے ہوئے بھی وہ خدا تعالےٰ کی حمد کے گیت گاتے اپنے دن گزارتے ہیں ناروے اور یہاں کے لوگوں کی حالت کا اندازہ لگاتے ہوئے ربوہ اور اہل ربوہ کی حالت اور ان کے شب و روز کا نظارہ بھی میرے سامنے آیا اور میں تعجب میں ڈوب گیا ایک طرف وہ جگہیں بھی ہیں جو بظاہر جنت نظر آتی ہیں لیکن لوگوں کے دلوں میں ہولناک ویرانے پھیلے ہوئے ہیں۔ دوسری طرف ایسے ویرانے بھی ہیں جن پر مادی جنتیں قربان ہیں۔ الغرض بعض ویرانوں میں ایسے سینے ہیں جن میں جنتیں بسی ہوئی ہیں اور دوسری طرف قدرتی حسن سے مالا مال

علاقوں میں ایسے سینے ہیں جن میں ویرانے پھیلے ہوئے ہیں۔ ان حالات پر غور کرتے ہوئے میری توجہ سورۃ الانعام کے رکوع بارہ کی طرف پھری جس میں اللہ تعالیٰ نے سورج چاند۔ رات دن۔ ستاروں، خشکی تری اور انسانی زندگی کی بقا کے لئے مختلف سامانوں کا ذکر کرکے ان کی تخلیق کو اپنی طرف منسوب کیا ہے اور بتایا ہے کہ اس تمام نظام کی بنیاد ایک خاص اندازہ پر اُس نے رکھی ہے اور وہ ہر امر پر غالب، بہت جاننے والا اور حکمتوں والا ہے ان آیات پر غور کرتے ہوئے اس مقام پر پہنچا جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝

مضمون ان آیات میں یہ بیان ہوا ہے کہ مذہبی اہل فکر اور غیر مذہبی اہل فکر کے درمیان قدیم سے یہ بحث چلی آ رہی ہے کہ اس کائنات کا کوئی پیدا کرنے والا ہے یا نہیں ہے ایک کہتا ہے کہ خدا ہے اور اسی نے اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کیا ہے۔ دوسرا گروہ کہتا ہے کہ قدرت کے ان حسین نظاروں سے متاثر ہو کر انسان سوچنے لگ جاتا ہے کہ کوئی خدا ہوگا جس نے یہ حسین کائنات پیدا کی ہے اور وہ اس وسیع کائنات اور اس کے محیر العقول نظام کو دیکھ کر بہت سے خدا بنا لیتا ہے پھر بقول ان کے جب انسان زیادہ بالغ نظر ہوا تو وہ سوچتا ہے کہ اتنے زیادہ خدا نہیں ہو سکتے خدا صرف تین ہیں پھر جب اس سے زیادہ بالغ نظری آتی ہے تو وہ کہتا ہے کہ خدا صرف ایک ہے اور بالآخر جب بزعم خود انسان پوری "بالغ نظری" آجاتی ہے تو وہ ایک خدا کا بھی منکر ہو جاتا ہے ان لوگوں کے نزدیک خدا کا تصور محض ایک واہمہ ہے جو قدرت کے ان حسین نظاروں سے متاثر ہو کر انسان میں پیدا ہوتا ہے خدا تعالیٰ ان آیات کے ذریعہ اس نظریہ کو جھٹلا دیتا ہے کہتا ہے یہ ہے تمہارا اللہ جو تمہارا رب بھی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہر ایک چیز کا پیدا کرنے والا ہے پس اسی کی عبادت کرو وہ محض خالق ہی نہیں ہے بلکہ ہر ایک چیز پر نگران بھی ہے یہ بات بے ہی درست ہے کیونکہ اگر منکرین خدا کے بقول یہ حسین قدرتی نظارے ہی خدا ہستی کے نظریہ کو پیدا کرتے ہیں تو کیوں یہاں کے اکثر لوگ خدا کے منکر ہوتے اور صحراؤں اور ویرانوں میں رہنے والے [illegible] وہ کیونکر

نظر آتا ہے جس کی یاد سے انہوں نے اپنے سینوں کو جنتیں بنا رکھی ہیں اسی لئے اس نے فرمایا ہے

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ

یعنی نظریں اس تک نہیں پہنچ سکتیں وہ نظروں تک پہنچتا ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا

یعنی تمہارے رب کی طرف سے بصائر آچکے ہیں جس نے انہیں جان لیا اس کا یہ فعل اس کے اپنے فائدہ کے لئے ہوگا اور جس نے نابینائی اختیار کی اس کا یہ فعل اسی پر پڑے گا یہ حیرت انگیز تعریف آیات ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے جیسا کہ اس نے اگلی ہی آیت میں فرمایا

وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ

یعنی ہم اسی طرح آیات کو پھیر پھیر کر لاتے ہیں۔ اسلوب بیان کے اچانک بدلنے کو تصریف کہتے ہیں اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اسلوب بیان کو بدلا ہے اور یہ بے حکمت نہیں ہے یہاں طبعاً یہ الجھن پیدا ہوتی تھی کہ اتنے حسین قدرتی نظارے دیکھ کر بھی لوگ، خدا تعالیٰ سے کیوں غافل ہو رہے ہیں اور اس کے منکر ہو بیٹھے ہیں برخلاف اس کے صحراؤں اور ویرانوں میں رہنے والوں کو وہ کیسے نظر آجاتا ہے۔ یہاں کے لوگوں کو دیکھ کر یہ الجھن میرے دل میں بھی پیدا ہوئی اور میں پریشان ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سرزمین یعنی ناروے کی سرزمین کو قدرتی حسن سے مالامال کرنے میں بڑی فیاضی سے کام لیا ہے اس کے باوجود یہاں کے لوگ جنہیں سب سے زیادہ اس کا شکر گزار ہونا چاہیئے تھا خود اس کی ہستی کے ہی منکر ہوئے بیٹھے ہیں اور اس سے غافل ہیں۔

تصریف آیات کے طور پر یکدم اسلوب بیان بدل کر اللہ تعالیٰ نے یہ الجھن دور کر دی جب میری نظر اس اگلی آیت کی طرف گئی جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ

تو تمام الجھنیں دور ہو گئیں یہاں اللہ تعالیٰ نے تصریف آیات کے ذریعہ یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ بصائر جن کے ذریعہ

اللہ تعالیٰ کی ہستی پر پختہ ایمان پیدا ہوتا ہے انسانوں کو نبیوں کی وساطت سے عطا کئے جاتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مبعوث ہو کر یہ اعلان فرمایا کہ میں بصیرتوں کا منبع اور اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر اتم بن کر تمہارے پاس آگیا ہوں۔ میں تمہارا خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم کروں گا اور تمہارے لئے خدا تعالیٰ کی ہستی کے انکار کی کوئی گنجائش نہیں رہے گی ان آیات میں خدا تعالیٰ دراصل یہ بتا رہا ہے کہ حسن قدرت کے ذریعہ شرک پیدا نہیں ہوتا بلکہ نبی آتا ہے اور خدا تعالیٰ سے انسانوں کا رشتہ جوڑتا ہے جب وہ چلا جاتا ہے تو رفتہ رفتہ پھر [illegible] ہے اور مناظر قدرت شرک کی جگہ لے لیتے ہیں جب ان آیات کی طرف توجہ مبذول ہوئی تو سب الجھنیں دور ہو گئیں

اس کے بعد حضور نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بصائر کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر زندہ ایمان ہی پیدا نہیں کیا بلکہ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بصیرتیں پائیں وہ دوسروں کے لئے خود اپنی ذات میں بصیرتیں بن گئے اور دوسروں کو خدا کی معرفت عطا کرنے کا موجب بنے۔ حقیقت یہ ہے کہ جتنے غلامانِ محمد پھیلتے ہیں اور ان کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے ان کا وجود دوسروں کے لئے بصیرتیں رکھتا ہے اور وہ دوسروں کو بصیرتوں سے مالا مال کرنے کا موجب بنتے ہیں۔ پس ان آیات میں بیان کردہ مضمون اور تصریف آیات میں پوشیدہ حکمت پر غور کرکے جہاں مجھے لطف آیا اور ایک مشکل مسئلہ میرے لئے حل ہو گیا وہاں میں دوسری طرف ایک گونہ اداسی میں ڈوب گیا۔ اداسی اس بات پر بھی اور ہے کہ وہ احمدی جو یہاں پر آکر آباد ہوئے ہیں وہ کیوں اس سرزمین کا حق ادا نہیں کر رہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو روشنی اور بصیرت عطا کی ہے اگر آپ اسے ان یہاں کے لوگوں تک نہیں پہنچائیں گے تو انہیں روشنی اور بصیرت نہیں ملے گی اور یہ اس سے محروم رہیں گے۔ جب تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اپنا فرض ادا نہ کریں وہ بری الذمہ نہیں ٹھہر سکتے۔ اور اس غفلت کی وجہ سے وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں مجرم ہی ٹھہریں گے۔

آخر میں حضور نے دوسروں کو بصیرتوں سے مالا مال کرنے کے ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عدیم النظیر نمونہ کا ذکر کرنے اور سیرت طیبہ کے بعض ایمان

افروز واقعات بیان کرنے کے بعد فرمایا یہ ہے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ حسنہ اور اس نمونہ کو اختیار کرنا اور بصیرتوں کو عام کرنے کے سلسلہ میں آپ کے نقشِ قدم پر چلنا آپ میں سے ہر ایک کی ذمہ داری ہے اگر آپ لوگوں نے ان نوروں کو جو آپ نے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے پائے ہیں اپنے تک محدود رکھا اور دوسروں کو ان سے منور کرنے کی فکر نہ کی تو یہ لوگ کبھی خدا کو نہ پا سکیں گے اور اس کی ذمہ داری آپ پر ہوگی آپ یہاں [illegible] ہیں اور دوسروں کو بیدار کرنے والے بنیں اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی یہاں منادی کرنے کی ذمہ داری بجا لائیں اور [illegible] کی بھی حفاظت کریں اور اس راہ میں اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کرنے سے دریغ نہ کریں اس دنیا کو جسے آنحضرت نے توحید کا گھر بنایا ہے شرک کے گہوارے میں تبدیل نہ ہونے دیں۔ حضور کا یہ پُر معارف اور بصیرت افروز خطبہ پون گھنٹے سے زائد عرصہ جاری رہنے کے بعد سوا تین بجے کے قریب ختم ہوا۔ جس کے بعد حضور نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔

جماعتِ احمدیہ کی پہلی مجلسِ شوریٰ

نمازِ جمعہ کے معاً بعد جماعتِ احمدیہ ناروے کی پہلی مجلس شوریٰ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی صدارت میں مسجد نور ہی میں شروع ہوئی جس میں جماعت احمدیہ ناروے اور اس کی ذیلی تنظیموں انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کی مجالس عاملہ کے اراکین اور بعض دیگر صائب الرائے احباب نے شرکت کی سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اس میں صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد اور محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی، محترم چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ اور محترم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے انجمن احمدیہ تحریک جدید کی نمائندگی کی نیز محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام الاحمدیہ کی نمائندگی کی۔ انجمن احمدیہ وقف جدید کی نمائندگی حضور ایدہ اللہ نے خود فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ کی زیر ہدایت محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے پرائیویٹ سیکرٹری کی حیثیت سے سیکرٹری مجلس شوریٰ کے فرائض سرانجام دیئے۔ مزید برآں یہ کہ مقامی جماعت سے ایک

صاحب نے لجنہ اماء اللہ ناروے کے نمائندہ کی حیثیت سے شرکت کی۔

حضور ایدہ اللہ کا افتتاحی خطاب

سیدنا حضور ایدہ اللہ کے تشریف لانے اور عدد ہٰذا پر رونق افروز ہونے کے بعد مجلس شوریٰ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم لبشارت احمد صاحب [illegible] نے کی بعد ازاں حضور نے اجتماعی دعا کرائی دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے اراکین شوریٰ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا جماعت احمدیہ کے لئے آج کا دن ۶ اگست ۱۹۸۲ء بروز جمعۃ المبارک ایک تاریخی دن ہے کیونکہ آج بفضلہ تعالیٰ اس کی پہلی مجلس شوریٰ منعقد ہو رہی ہے۔ جب قومیں پھیلتی ہیں اور قومی و جماعتی کاموں میں وسعت پیدا ہوتی ہے تو شوریٰ کے نظام کو بھی وسیع کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اب چونکہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے قریباً دنیا کے ہر ملک میں پھیل چکی ہے اور اس میں دن بدن وسعت پیدا ہو رہی ہے۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ مرکزی مجلس شوریٰ کی طرز پر ہر ملک میں بھی سال میں ایک بار مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا کرے اور وہ اہم مقامی امور پر غور کر کے خلیفہ وقت کو مشورہ دیا کرے۔

حضور نے شوریٰ کے قواعد و ضوابط اور آداب سے اراکین شوریٰ کو آگاہ کرنے کے بعد فرمایا جماعت احمدیہ کا مسلک بعینہٖ وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مسلک تھا اور آپ کا مسلک وہی تھا جو خدا کی رضا کے عین مطابق تھا۔ آپ نے مختلف مواقع پر صحابہ سے مشورہ فرمایا۔ آپ کی اتباع میں خلفائے راشدین نے بھی شوریٰ کا طریق اختیار کیا۔ اسی لئے خلافت احمدیہ میں شوریٰ کا طریق جاری ہے۔

فرمایا۔ لیکن شوریٰ کے نظام کو سمجھنے کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ پہلے آسمان سے نور آتا ہے جو لوگوں کی تطہیر کرتا ہے اور جب ان کی تطہیر ہو جاتی ہے اور وہ مشورہ دینے کے اہل ہو جاتے ہیں تو پھر شوریٰ کا نظام عمل میں آجاتا ہے۔ چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ اے رسول! تو لوگوں کے دلوں سے گند دور کر اور ان کے نفوس کا تزکیہ کر اور جب ان کے نفوس کا تزکیہ ہو گیا تو آپ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ان لوگوں سے جن کا تزکیہ ہو گیا ہے انتظامی اور حکومتی امور میں مشورہ لے اور بعد مشورہ جب تو کسی امر کے کرنے کا پختہ عزم کر لے تو اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اپنے فیصلہ پر عمل پیرا ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک سوسائٹی کو پاک نہ کیا جائے اصلاح کا کوئی کام کامیابی سے نہیں چل سکتا اسی لئے اللہ تعالیٰ نے پہلے تزکیہ کا حکم دیا اور جب لوگوں کا تزکیہ ہو گیا تو ان سے مشورہ کا مرحلہ آیا اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو مروجہ جمہوریت سراسر بے معنی ہے لوگ اس قابل نہیں ہوتے کہ اپنا لیڈر منتخب کریں لیکن اہلیت پیدا کرنے سے پہلے ہی انہیں یہ حق مل جاتا ہے کہا تو یہ جاتا ہے کہ جمہوریت نام ہے لوگوں کی حکومت کا جو لوگوں کے لئے ہو اور عمل بھی کی جائے انہی کے ذریعہ اور واسطہ سے لیکن جمہوریت کے نتیجہ میں جو درحقیقت نظام معرض وجود میں آتا ہے اس پرانی تعریف میں سے ایک بات بھی صادق نہیں آتی نہ وہ عوام کی حکومت ہوتی ہے نہ عوام کے لئے ہوتی ہے اور نہ وہ عوام کے ذریعہ سے بروئے کار آتی ہے اس لئے مروجہ جمہوریت جھوٹ اور فساد کا ذریعہ ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتی اور اس کی حیثیت از اوّل تا آخر دھوکا سے زیادہ نہیں ہوتی اسی لئے خدا تعالیٰ جب نبی بھیجتا ہے تو وہ لوگوں کا تزکیہ کر کے پہلے انہیں چننے اور منتخب کرنے کا اہل بناتا ہے پھر وہ نبی کی وفات کے بعد خدا تعالیٰ کی مرضی کے مطابق کسی کو اپنا امام اور پیشوا منتخب کرتے ہیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی منشاء اور مرضی کے مطابق خلافت کا نظام معرض وجود میں آتا ہے اور خلیفہ اہل لوگوں سے مشورہ طلب کرتا ہے اصل خلیفہ اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ خلافت آپ کے واسطہ سے ظل کے طور پر قائم ہوتی ہے اور آپ کے طریق پر ہی گامزن رہتے ہوئے جملہ امور سرانجام دیتی ہے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ تم نے میرا نمائندہ بننا ہے اور ان لوگوں کا بھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فرما کر لوگوں سے مشورہ لینے کا بھی حکم دیا اور ساتھ ہی فرمایا فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ یعنی جب تو کسی امر کا فیصلہ کر لے تو عمل اپنے فیصلہ پر ہی کر۔ یہ ہے شوریٰ کا وہ نظام جو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ قائم فرمایا۔

خطاب [illegible] جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو منتخب کرنے کا حق جن سے مشورہ لیا جائے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا اس لئے بہتر یہی ہو گا کہ یہ طریق انتخاب کا اور کوئی نہیں ہو سکتا کہ حقیقی بصیرت سے مرصع انسان کامل شوریٰ کے لئے لوگوں کو خود چنے اب چونکہ جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے ساری دنیا میں پھیل چکی ہے اور ایسے جماعتی مسائل پیدا ہو چکے ہیں جو عالمی نوعیت کے ہیں اس لئے ضروری ہو گیا ہے کہ مختلف ملکوں کی جماعتوں کو شوریٰ کی تربیت دی جائے۔ اگر انہیں شوریٰ کی تربیت نہ دی گئی تو خطرہ ہے کہ بعض ملکوں کی مروّج غلط راہ پر نہ چلی جائے اور وہ ڈیموکریسی (جمہوریت) کو ہی شوریٰ کا نظام نہ سمجھ لیں اس لئے میں آج تمام ملکوں میں شوریٰ کا نظام رائج کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔ شوریٰ کے اراکین کا انتخاب ہر ملک کا مبلغ انچارج یا امیر (اگر مبلغ انچارج ہی امیر ہو) کرے گا۔ لیکن یہ شوریٰ مبلغ انچارج کی نہیں بلکہ خلیفہ وقت کی شوریٰ ہو گی۔ شوریٰ کے تمام فیصلے مشوروں کی شکل میں منظوری اور فیصلے کے لئے خلیفہ وقت کے پاس جائیں گے۔ مبلغ کو ویٹو کا حق نہیں ہو گا۔ اختلاف کی صورت میں وہ اپنے دلائل کے ساتھ دیگر فیصلوں کے ساتھ اس فیصلہ کو بھی خلیفہ وقت کے پاس بھیجے گا۔ حضور نے فرمایا مجھے امید ہے کہ شوریٰ کا یہ نظام ہر ملک کی جماعت احمدیہ کے لئے روحانی جذبہ کو ابھارنے Spiritual Excitement کا موجب ہو گا انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق۔

ایجنڈے پر عام بحث

اس بصیرت افروز خطاب کے بعد حضور نے فرمایا اس شوریٰ کا ایجنڈا تربیتی، تبلیغی اور مالی امور پر مشتمل ہو گا اس ایجنڈے پر پہلے عام بحث ہو گی اور اراکین شوریٰ مختلف امور کے بارہ میں اپنے مشورے پیش کریں گے۔

تربیتی امور

اس مرحلے پر حضور نے محترم چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ کو ہدایت فرمائی کہ وہ حضور کے قریب آکر بیٹھیں اور شوریٰ کی کارروائی جاری رکھنے میں حضور کا ہاتھ بٹائیں۔ چنانچہ محترم چوہدری صاحب موصوف [illegible] کے پہلو میں بیٹھ کر پہلے ان اراکین شوریٰ کے نام نوٹ کئے جو تربیتی امور کے متعلق بحث میں حصہ لے کر مشورہ پیش کرنا چاہتے تھے۔

چنانچہ علی الترتیب مکرم مقصود احمد صاحب ورک، مکرم تنویر احمد صاحب ناصر، مکرم مبشر احمد صاحب، مکرم مبارک احمد صاحب راجپوت اور مکرم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نے بحث میں حصہ لے کر بچوں، نوجوانوں اور عورتوں کی تربیت کے متعلق متعدد مشورے پیش کئے ان تمام مشوروں کا تعلق اس امر سے تھا کہ یہاں دینی مغربی ملکوں کے گندے معاشرہ کے برے اثرات سے بچنے اور پاکیزہ اسلامی معاشرہ کے قیام کے لئے کیا ذرائع اختیار کرنے ضروری ہیں۔

حضور ایدہ اللہ کے ارشادات

بحث کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تربیت سے متعلق اراکین شوریٰ کو بصیرت افروز ارشادات سے نوازا چونکہ بحث کے دوران اراکین کی تقاریر معمول سے زیادہ لمبی ہو گئی تھیں اس لئے حضور نے پہلے اس امر کی طرف توجہ دلائی حضور نے فرمایا شوریٰ کے ضمن میں ایک یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ اس میں خلیفہ خود تو لمبی بات کر لیتا ہے لیکن دوسروں کو لمبی بات نہ کرنے کا حکم دیتا ہے خدا تعالیٰ نے خلیفہ وقت کو بصیرت عطا کی ہوتی ہے اور چونکہ اراکین نے مشورہ اسے دینا ہوتا ہے اس لئے وہ خداداد بصیرت کی وجہ سے مختصر اشارہ بھی سمجھ جاتا ہے مشورہ کی پوری ماہیت اس پر از خود واضح ہو جاتی ہے۔ برخلاف اس کے خلیفہ وقت خود اس نے لمبی بات کرنا ہوتی ہے کہ اسے سب کو سمجھانا ہوتا ہے اور معاملہ کی اہمیت کے مختلف پہلوؤں کو سب [illegible] ذہن نشین کرانا ہوتا ہے احباب کو مشورہ پیش کرتے وقت اس امر کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا میں تربیت کے بارہ میں چند باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ یوں تو تربیت کے مختلف ذرائع احباب نے روشنی ڈالی ہے اور اس بارہ میں مشورے پیش کئے ہیں لیکن دعا کا کسی نے ذکر نہیں کیا حالانکہ دعا کے بغیر تربیت نہیں ہو سکتی سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بچوں کی تربیت کے ضمن میں دعا پر بہت زور دیا ہے آپ نے مصلح موعود کی پیدائش سے بھی بہت قبل دعائیں شروع کر دی تھیں اس کو کہتے ہیں تربیت۔ یہ کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ تربیت کی جڑ دعا ہے۔

تربیت کا دوسرا پہلو [illegible] ہے تربیت کا [illegible] طریق یہ ہے کہ آپ [illegible] اور [illegible] بنا [illegible] کہ آپ مستقبلوں کے امام ہو سکیں

تربیت کے لئے علم کا ہونا بھی ضروری ہے اور علم کی جڑ تقویٰ ہی ہے۔

فرمایا میرا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ تربیت کے جو دُوسرے ذرائع بیان کئے گئے ہیں۔ انہیں اختیار نہ کیا جائے وہ بھی ضروری ہیں اور انہیں ضرور اختیار کرنا چاہیئے لیکن والدین کا یہ بھی ایک اہم فرض ہے کہ وہ بچوں کے نیک صالح اور خادم دین بننے کے لئے دُعائیں کریں اور ان کے اندر تقویٰ پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ ماؤں کو چاہیئے کہ وہ ان کے دلوں میں خدا کی محبت داخل کر دیں تاکہ غیر اللہ کی محبت ان کے دلوں میں جگہ ہی نہ پا سکے۔

تبلیغی امور:-

بعد ازاں تبلیغی اُمور زیرِ بحث آئے چونکہ تبلیغی منصوبہ بندی کے لئے تفصیلی غور و فکر کی ضرورت تھی اور اس منصوبہ بندی میں مالی اخراجات کو مدِّ نظر رکھنا ضروری تھا اس لئے حضور نے فرمایا کہ بہتر یہ ہے کہ کمیٹی بنا دی جائے جو جملہ تربیتی اور تبلیغی اُمور سے متعلق تفصیلی غور کر کے سفارشات مرتب کرے اس کی سفارشات منظوری کے لئے مرکز میں ارسال کی جائیں۔ خلیفہ وقت کی منظوری کے بعد جماعت کی مجلس عاملہ ان پر عمل درآمد کی ذمہ دار ہو گی حضور نے اراکین شوریٰ کے مشورہ سے (۱) مکرم نور احمد صاحب بولستاد نیشنل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ناروے (۲) مکرم مبارک احمد صاحب راجپوت (۳) مکرم افتخار حسین صاحب انصر (۴) مکرم تنویر احمد صاحب ناصر (۵) مکرم سید محمود احمد صاحب، (۶) مکرم بشارت احمد صاحب صابر (۷) مکرم مقصود احمد صاحب ورک پر مشتمل کمیٹی کی منظوری مرحمت فرمائی۔

حضور نے فرمایا مکرم کمال یوسف صاحب مبلغ انچارج ناروے اس کمیٹی کے ایکس آفیشیو ممبر ہوں گے۔

مالی اُمور:-

آخر میں مالی اُمور زیرِ غور آئے حضور ایدہ اللہ کی زیرِ ہدایت مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ و سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ نے دورہ ناروے پہ پہنچنے کے بعد سے حسابات کی پڑتال کرنے کے علاوہ مالی اُمور کی چھان بین کرتے رہے تھے) موصی احباب اور غیر موصی صاحبان کے چندوں کا گوشوارہ پیش کیا اور آمد و خرچ کے سالانہ بجٹ کی کیفیت بیان کی اس سے یہ امر واضح ہوتا تھا کہ ایسے دوستوں کے علاوہ جو شرح کے مطابق چندہ نہیں ادا کر رہے ایک خاصی تعداد نا دہندگان کی بھی ہے آمد و خرچ اور مالی قربانی کی اصل صورت حال معلوم ہونے پر حضور نے فرمایا کہ جہاں تک وصیت کے چندہ کا تعلق ہے اس کی شرح سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی منظور کردہ ہے اس میں سرے سے کوئی تخفیف ہو ہی نہیں سکتی۔ موصیوں کو چاہیئے کہ وہ باقاعدگی کے ساتھ شرح کے مطابق حصہ آمد ادا کریں اس میں کمی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ چندہ عام میں ایسے لوگوں کے لئے جو اپنے مخصوص حالات یعنی مالی بوجھ وغیرہ کی وجہ سے شرح کے مطابق چندہ ادا کرنے سے مجبور ہوں سہولت کی ایک صورت پیدا ہو سکتی ہے اور وہ یہ کہ وہ اپنے مخصوص حالات کی بناء پر شرح میں کمی کی درخواست کریں لیکن وہ اپنی صحیح آمدن نہ چھپائیں اور پوری آمدن درج کریں۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہر ایسی انفرادی درخواست کو منظور کر کے انہیں کم شرح کے مطابق چندہ عام ادا کرنے کی اجازت دے دوں گا بغیر اجازت حاصل کئے کسی کو بھی از خود شرح سے کم چندہ ہرگز نہیں دینا چاہیئے اور نہ کوئی احمدی ایسا ہونا چاہیئے جو سرے سے نا دہندہ ہو۔ ہمارے تمام معاملات اور کاموں کی بُنیاد تقویٰ پر ہونی چاہیئے جس عمارت کی بنیاد تقویٰ پر نہیں وہ جتنی بلند ہوتی جائے گی اتنی ہی زیادہ مہلک ہوتی چلی جائے گی۔ حضور نے فرمایا آخری بات میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جو خدا کی راہ میں قربانی کرے گا خدا اسے کبھی ضائع نہیں کرے گا! آخر میں حضور نے ہدایت فرمائی کہ مجلس عاملہ جماعت احمدیہ ناروے آمدن پیدا کرنے والے تمام احمدیوں کو شامل کر کے از سرِ نو بجٹ بنائے اور اس کی منظوری حاصل کر کے اس کے مطابق چندوں کی وصولی کا انتظام کرے کیونکہ اس کے بغیر تبلیغ میں وسعت پیدا نہیں ہو سکتی اور نئے منصوبوں پر خاطر خواہ عمل درآمد نہیں ہو سکتا۔

ان ارشادات کے بعد حضور نے اجتماعی دُعا کرائی اس طرح جماعت احمدیہ ناروے کی پہلی مجلس شوریٰ جو ۲/۱ بجے سہ پہر شروع ہوئی تھی۔ پونے سات بجے تمام اختتام پذیر ہوئی۔

مجالس خدام الاحمدیہ و انصار اللہ کی کارگزاری

شوریٰ کے اجلاس کے معاً بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے علی الترتیب ناروے کی مجالس خدام الاحمدیہ و انصار اللہ کی مجالس عاملہ کے علیحدہ علیحدہ اجلاسوں کی صدارت فرما کر ان کی کارگزاریوں کا جائزہ لیا اور انہیں ہدایات سے نوازا خدام کی عاملہ کے اجلاس میں نیشنل قائد مکرم مقصود احمد صاحب ورک نے اراکین عاملہ کا حضور سے تعارف کرایا اور مجلس خدام الاحمدیہ ناروے کی سالانہ رپورٹ حضور کی خدمت میں پیش کی بعد ازاں سید محمود احمد صاحب ناظم مجلس انصار اللہ ناروے نے اپنی عاملہ کے اراکین کا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے تعارف کرایا اور مجلس انصار اللہ ناروے کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ ساڑھے دس بجے شام حضور نے مسجد نور میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور پھر آرام کی غرض سے رہائش گاہ میں واپس تشریف لے گئے۔

اوسلو میں قیام کا آٹھواں دن

۷ راگست ۱۹۸۲ء بروز ہفتہ اوسلو میں حضور کے قیام کا آٹھواں۔ یہ آخری دن تھا کیونکہ اس سے اگلے روز حضور نے گوٹن برگ روانہ ہونا تھا حضور نے اس روز صبح پونے ۹ بجے سے ڈیڑھ بجے تک دفتر میں تشریف فرما رہ کر ڈاک ملاحظہ فرمائی اور خطوط کے جوابات تحریر کرائے نیز اس دوران دُوسرے ملکوں سے آئے ہوئے بعض احباب کو ملاقات کا شرف بخشا۔ دو بجے بعد دوپہر اور پھر پانچ بجے سہ پہر نماز عصر پڑھائی۔

مجلس ارشاد

اُس روز پونے آٹھ بجے سہ پہر حضور نے مجلس ارشاد میں تشریف فرما ہو کر احباب جماعت کو نہایت بصیرت افروز ارشادات سے نوازا حضور نے اس مجلس کے لئے یہ طریق مقرر فرمایا تھا کہ دوست باری باری دینی و علمی سوالات دریافت کرتے گئے اور حضور ان کے جواب دیتے گئے چنانچہ حضور نے ایک گھنٹہ تک احباب جماعت کے سوالوں کے جواب دئے اسی دوران حضور نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بن باپ ولادت میں پوشیدہ حکمت اور نظام زکوٰۃ اور اس کی اہمیت پر بصیرت افروز پیرایہ میں بہت تفصیل سے روشنی ڈالی۔ حسب معمول ساڑھے دس بجے شام حضور نے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

اس طرح ناروے میں حضور کا آٹھ روزہ قیام انتہائی مصروفیت میں گزرا۔ ان آٹھ دنوں میں احباب نے جو ناروے کے مختلف حصوں سے آئے ہوئے تھے اپنے اوقات کا اکثر حصہ مشن ہاؤس میں موجود رہ کر حضور کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنے اور حضور کے ارشادات سے مستفیض ہونے میں گزارا۔ محترم کمال یوسف صاحب مبلغ انچارج اور محترم نور احمد صاحب بولستاد نیشنل پریذیڈنٹ کی زیر نگرانی انتظامی اُمور سر انجام دینے میں مصروف رہے۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ کی ممبرات نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے قافلہ کے اراکین اور دوسرے مہمانوں کیلئے کھانا تیار کرنے کی ذمہ داری خوش اسلوبی سے ادا کی۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ ان ایام میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی موٹر کار ڈرائیو کرنے کی سعادت مکرم چوہدری رشید احمد صاحب ابن محترم چوہدری غلام حسین صاحب اوورسیر مرحوم کے حصہ میں آئی مزید براں محترم مبارک احمد صاحب راجپوت، مکرم تنویر احمد صاحب ناصر، مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب ورک، مکرم افتخار حسین صاحب انصر، مکرم بشارت احمد صاحب صابر اور بعض دیگر خدام نیز اطفال ان ایام میں بہت شوق و شغف اور کمال درجہ اخلاص سے خدمات بجا لاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ سب احباب اور لجنہ کی ممبرات کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے اخلاص اور جذبہ قربانی میں برکت ڈالے آمین:

درخواستہائے دُعا

۵- خاکسار کی والدہ محترمہ ایک لمبے عرصہ سے بعارضہ فالج فریش ہیں پر ممکن علاج و معالجہ کے باوجود مرض میں کوئی افاقہ ہوتا دکھائی نہیں دیتا۔ اسی طرح خاکسار کی اہلیہ بھی عرصہ قریباً دو ماہ سے درد گردہ کی ناقابلِ برداشت تکلیف میں مبتلا ہیں۔ والدہ محترمہ اور اہلیہ کی بیک وقت تشویشناک حالت سے ازحد پریشانی ہوں اور قارئین بدر کی دُعاؤں کا محتاج ہو کر مولا کریم محض اپنے فضل سے والدہ محترمہ اور اہلیہ کو کامل صحت و شفا یابی سے نوازے اور خاکسار کو جملہ پریشانیوں سے مخلصی عطا فرمائے آمین۔

خاکسار۔ عبد اللطیف سندھی ولد مکرم عبد الرحیم صاحب سندھی مرحوم

۵ – اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری ہمشیرہ سیدہ امۃ السلام عمر کو تیسرا بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود کی صحت و سلامتی درازی عمر اور نیک صالح و خادم دین ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے

خاکسار: امۃ الشکور عمر بنت مکرم سید فضل عمر صاحب بونگیرو

جماعتِ احمدیہ ہمارے درمیان رواداری اور بھائی چارہ پیدا کرنا چاہتی ہے

سپین کے اخبارات میں مسجد بشارت کے افتتاح کا وسیع پیمانہ پر چرچا

مسجد بشارت سپین کے افتتاح پر سپین کے اخبارات نے بڑی تفصیلی خبریں دی ہیں جن میں افتتاح کی خبر، اداریے، نیز جماعتِ احمدیہ کے بارے میں بعض تفاصیل کا ذکر کیا ہے۔ ایک آزاد اخبار "لاوز دے قرطبہ" (LA VOZ DE CORDOBA) یعنی قرطبہ کی آواز نے نصف درجن مضامین اور خبریں وغیرہ شائع کی ہیں اور دوسرے اخبار "قرطبہ" نے پانچ خبریں شائع کی ہیں اس کے علاوہ مسجد بشارت کے افتتاح کی تقریب کے فوٹو، نمازیوں کی تصاویر بھی شائع کی ہیں اور اللہ کے فضل سے بڑی وسیع پیمانے پر تشہیر ہوئی ہے۔

ان دونوں اخبارات کے مضامین وغیرہ کا ترجمہ مکرم اقبال احمد نجم صاحب مبلغ سپین کے شکریہ کے ساتھ ہدیۂ قارئین ہے۔

لاوز دے قرطبہ — ۱۱ / ستمبر ۱۹۸۲ء

صفحہ اوّل کی خبر:-

"احمدیوں نے اپنی مسجد کا افتتاح کر دیا"

کل اپنے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے ہاتھوں سے

کل عالمگیر جماعتِ احمدیہ نے اپنے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے ہاتھ سے پیدرو آباد میں اپنی مسجد بشارت کا افتتاح کروا دیا ہے۔ بشارت کے معنی ایسی مسجد کے بیان کئے جاتے ہیں جو خوشکن خبریں دینے والی ہو۔ یہ مسجد قرطبہ میں ۷۰۰ سال کے بعد تعمیر ہوئی ہے اور جماعتِ احمدیہ کی پہلی مسجد ہے۔

اس تقریب میں مختلف ممالک سے آئے ہوئے جماعتِ احمدیہ کے اراکین اور مقامی آبادی پیدرو آباد اور مضافات کے بااثر ...... نے شرکت کی۔ قرطبہ کے انچارج پادری بالے ریانو اور دین فزکس کے نوبل انعام یافتہ عبد السلام اور یو این۔ او کی جنرل اسمبلی کے سابق صدر جناب محمد ظفر اللہ خان نے بھی شرکت فرمائی۔

صفحہ ۲ اداریہ:-

پیدرو آباد میں مسجد

حضرت امام جماعتِ احمدیہ مرزا طاہر احمد صاحب نے کل بے پناہ جذبات کے ساتھ پیدرو آباد میں مسلمانوں کی جماعتِ احمدیہ کی مسجد کا افتتاح فرما دیا۔ یہ ایک تاریخی اہمیت کی تقریب تھی کیونکہ یہ مسجد قرطبہ میں ۷۰۰ سال کے بعد تعمیر ہونے والی پہلی مسجد ہے۔ آزادیٔ مذہب کے قربان جائیے کہ اس قانون کی حفاظت آئین میں موجود ہے اس کی وجہ سے ایک صحت مند معاشرے میں اس قسم کی رواداری اور باہمی احترام کی تقریب انعقاد پذیر ہوئی اور اس قانون کے تحت نئی نسل کے لئے نوع بنوع سیاسی اور مذہبی خیالات کا دروازہ وا ہو رہا ہے۔

پیدرو آباد کی مسجد بلاشک جماعتِ احمدیہ نے تعمیر کی ہے اور اس کے افتتاح کی تقریب میں ...... پاکستانی دیگر افراد شامل ہوئے ہیں جو کہ تمام دنیا سے تشریف لائے تھے اس جماعت کی اہم شخصیات میں سے دنیا کے سائنس کی ایک اہم شخصیت نے بھی شرکت کی۔ یہ عمارت قرطبہ کے لئے صرف ایک عمارت ہی نہیں بلکہ رواداری کی دائمی ایک اہم یادگار اور تاریخی عمارت ہے یہ وہی تاریخی رواداری اور بھائی چارہ ہے جو قرطبہ کے دورِ سابق میں خلفاء کے زمانہ میں کارفرما ہوتا تھا ......

اس نئی مسجد کے خوبصورت سفید مینار دریائے وادی الکبیر کے کنارے پیدرو آباد کے اس قصبہ میں تاریخی اہمیت کے جذبات بیدار کر دیتے ہیں اس سے انکار نہیں کہ موجودہ قرطبہ اور اندلس میں عیسائی حکمرانی کی جڑیں مضبوط ہیں مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ وہ باہمی رواداری کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں اور یہ امر تاریخ سابقہ کے زخموں کے اندمال کا قانونی حل ہے۔

مذہبی آزادی کی فضا میں جس کی گنجائش آئین میں موجود ہے ہم جماعتِ احمدیہ کو قرطبہ میں خوش آمدید کہتے ہیں اور وہ جو انسان کے پیغامِ امن کو قبول کرانا چاہتے ہیں ان کو بھی خوش آمدید کہتے ہیں اور ظلم کی جنگوں کے ذکر سے دور ہی رہتے ہیں کیونکہ اس موقع پر ان کا ذکر باہمی رواداری اور بھائی چارے کی فضا کی ضد ہوگا اور یہ لوگ ہمارے درمیان باہمی رواداری اور بھائی چارہ ہی قائم کرنا چاہتے ہیں۔

صفحہ ۳:-

۷۰۰ سال کے بعد قرطبہ کے انچارج پادری اور مسلمانوں کی جماعتِ احمدیہ کی اہم شخصیات کی موجودگی میں جماعتِ احمدیہ نے پیدرو آباد میں اپنی مسجد کا افتتاح کیا۔

اس تقریب میں نصف کے قریب وہ لوگ شامل تھے جو جماعتِ احمدیہ کی تمام دنیا کی مختلف شاخوں سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ جن میں سے زیادہ تر برطانیہ کی جماعتِ احمدیہ کے ممبران تھے باقی کے پیدرو آباد اور اس کے ہمسایہ میں بسنے والے لوگ تھے۔ شرکاء میں عالمی شہرت کی مالک اہم شخصیات بھی تھیں جو اندلس اور تمام دنیا کی روحانی طور پر فتح کرنے کا عزم رکھتی تھیں۔ ان میں مکرم محمد ظفر اللہ خان صاحب سابق وزیر خارجہ پاکستان اور یو این او کی جنرل اسمبلی کے سابق صدر، ڈاکٹر عبد السلام صاحب فزکس میں نوبل پرائز یافتہ، دو نہایت قابلِ ذکر شخصیات تھیں۔ مسجد البشارت میں تمام دن آنے جانے والوں کا تانتا بندھا رہا۔ سپینش اور دیگر زبانوں کی آوازیں کانوں میں پڑتی رہیں۔

اصل تقریب پر دو گھنٹے صرف ہوئے جو کھلی فضا میں منائی گئی اس میں قرطبہ کے انچارج پادری صاحب بھی شریک ہوئے سابق وزیر خارجہ اس مجلس میں ایسی واحد شخصیت تھے جنہوں نے بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت احمد آف قادیان کو ذاتی لحاظ سے پہچانا اور اسی نسبت سے انہوں نے شرکاء سے خطاب فرمایا

نوبل پرائز یافتہ صاحب نے بھی قرآن کریم اور اسلام کے علمی پہلو پیش کرتے ہوئے بتایا کہ علم کا حصول اور اس کی جدوجہد ایک مومن مسلمان کا اہم فریضہ ہے۔ اسی طرح کرم الٰہی ظفر صاحب نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور [illegible] جنوبی ایشیا [illegible] اور [illegible] یورپ اور [illegible] کے پیغامات [illegible] اور [illegible] ...... ہے

آخر میں حضرت امام جماعتِ احمدیہ خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنا پیغامِ امن و محبت۔ اطمینان و انصاف اور مساوات پیش کیا نیز آپ نے مقامی اور ملکی انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا کہ جنہوں نے اس مسجد کے سلسلہ میں بھرپور تعاون کیا آپ نے فرمایا دنیا میں ایسی اقوام بھی ہیں جنہیں قوت سے جیتا جا سکتا ہے مگر سپینش قوم ایسی قوموں میں سے نہیں ہے۔ آپ نے کہا آپ کا راستہ قرآن کا راستہ ہے اس طرح یہ تقریبِ افتتاح اختتام پذیر ہوئی یہ دو مختلف اقوام کا ملاپ تھا مذہبی امور کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ لوگ مسجد میں تمام دن میں پانچ نمازیں پڑھتے ہیں۔ پہلی صبح چھ ساڑھے چھ بجے دوسری ڈیڑھ بجے دن کے وقت، یا جمعہ کے دن جمعہ کی نماز جو بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ پھر پانچ بجے پھر ۸ بجے شام اور پھر رات کے ۱۰ بجے پڑھتے ہیں۔

۳ کروڑ افراد کی ایک مسجد

سرکاری طور پر اجازت ملنے کے بعد اس مسجد کی تعمیر کا آغاز سنگِ بنیاد سے ۱۹۸۰ء اکتوبر میں ہوا اور اس کی تعمیر اس سال فروری میں مکمل ہوئی۔

اس مسجد احمدیہ سپین کے آرکیٹکٹ قرطبہ کے ڈوپیراتی اے ریلا ہیں اور پیدرو آباد کے ایک تعمیراتی ادارے نے اسے تعمیر کیا ۶۳۳۲ مربع میٹر کی زمین ہے۔ ۶۲۳ مربع میٹر تعمیر شدہ عمارت ہے طرزِ تعمیر جاذب ہے جو ماحول کے قدرتی منظر کو بگاڑتا نہیں ہے بلکہ جو مناظر قدرت ہیں ان کو بڑھا دیتا ہے اس کے آرکیٹکٹ اور معمار کے مطابق اس کی طرزِ تعمیر قرطبہ کا پسندیدہ طرز ہی ہے۔ مثلاً محراب اور صدر دروازے البتہ مینارے جو آسمان کی بلندی کو چھوتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں بانیٔ جماعتِ احمدیہ کے شہر کی مسجد کے مینارے کی نقل ہے عمارت کی شکل (انگریزی حرف) L کی طرح ہے جس کا ایک مسجد والا حصہ جس میں محراب ہے مکہ کی طرف منہ کئے ہوئے ہیں۔

یورپ میں ۲۰ ہزار ممبروں پر مشتمل ایک جماعت

اسلام میں احمدیہ جماعت قادیان کے حضرت احمد کے ذریعہ ۲۳ / مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ کے شہر (ہندوستان) میں قائم کی گئی۔ یہ اسلام کے عقیدہ کی رو سے مسیح موعود ہیں اور جماعتِ احمدیہ ان سے متعلق یہی خیال کرتی ہے آپ ۱۸۳۵ء میں ایک مغل خاندان میں پیدا ہوئے آپ کی آمد سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی

آمدِ ثانی کی پیشگوئی پوری ہوئی ہے جس طرح حضرت یحییٰ علیہ السلام کی شکل میں حضرت الیاس علیہ السلام کی آمد ہوئی تھی۔

۱۹۴۷ء میں ہندوستان کی تقسیم ہوئی تو یہ لوگ پاکستان میں ہجرت کر کے آ گئے اور ربوہ کا شہر بسایا جو ان کا مرکز ہے آج یہ جماعت تمام دنیا میں پھیلی ہوئی ہے اور ان کے امام کے کہنے کے مطابق یورپ میں ان کے ۲۰ ہزار کے قریب ممبر پائے جاتے ہیں جن میں سے زیادہ برطانیہ میں رہتے ہیں۔

۱۹۰۸ء میں بانیٔ جماعت احمدیہ نے وفات پائی۔ موجودہ امام جماعت حضرت مرزا طاہر احمد صاحب اس جماعت کے چوتھے جانشین ہیں اور مسجد جس کا افتتاح پیدرو آباد میں ہوا ہے یہ سپین میں ان کی پہلی مسجد ہے جو قرطبہ کی جماعت کے امام کرم الٰہی ظفر صاحب اور ان کے پانچ ہمراہی اراکین کے لئے ہے۔

ان کا پیغام باہمی اتحاد کا پیغام ہے جو کہ تمام مذاہب کے درمیان ہونا چاہیئے عام لوگوں میں ان لوگوں کے طور طریق اور طرز زندگی کے بارے میں معلوم کرنے کے لئے تجسس پایا جاتا ہے۔

سینفل گارسیا صاحب جو اس قصبہ کے میئر ہیں انہوں نے عام لوگوں کے خیالات ہمیں یہ بتائے کہ ان میں حاسدانہ جذبات بیدار ہو رہے ہیں ان کو یہ "مور" کہتے ہیں اور بعض کچھ توقعات بھی وابستہ کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ ایک بار پھر ہمیں جیتنے کے لئے آئے ہیں۔

میئر صاحب نے بتایا کہ میں ذاتی طور پر اس مسجد کی تعمیر کو مثبت انداز میں دیکھتا ہوں۔ جہاں تک سیاست کا تعلق ہے یہ آئین کے تحت مذہبی آزادی کے حق کی تکمیل ہے اور معاشی نقطہ نظر سے اس کی تعمیر سے بہت سے خاندانوں کا بھلا ہوا ہے اور قصبہ کی بلدیہ کو فائدہ ہوا ہے۔

صفحہ ۴ :-

اس افتتاح کا مطلب امام جماعت احمدیہ کے نزدیک یہ ہے کہ تا اسپین اندلس کو روحانی طور پر جیتا جا سکے

مسجد کی افتتاح کی تقریب کے بعد ہی عالمگیر جماعت کے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا اور اس میں افتتاح کی تقریب کے ایک خاص معانی بیان کئے آپ نے فرمایا یہ مسجد اس لئے بنائی گئی ہے تا کہ سپینش قوم اپنے دل اسلام کے لئے وا کرے آپ نے قرآنی پیشگوئی بیان فرمائی کہ جس میں تمام دنیا کے اسلام قبول کرنے کا ذکر ہے اور اس لحاظ سے آپ نے فرمایا کہ سپینش قوم بھی اس روحانی فتح میں شامل ہے سپین میں پیدرو آباد کو مسجد کے چناؤ کے لئے منتخب کرنے کی وجہ ان سے پہلے خلیفہ بیان کر چکے ہیں اور وہ وجہ یہ تھی کہ اس علاقہ کے لوگ بہت محبت کرنے والے اور مہمان نواز ہیں اور محبت کو سمجھنے کی اہلیت دوسروں سے زیادہ رکھتے ہیں اور یہی ہمارے مذہب کی بنیاد ہے آپ نے یہ بھی بتایا کہ مسجد کی تعمیر کے لئے تمام اخراجات برطانیہ کی جماعت احمدیہ کے افراد نے ادا کئے ہیں اور فی الحال فوری طور پر مزید مساجد بنانے کا کوئی پروگرام نہیں ہے آپ نے فرمایا کہ اس عمارت کی تاریخی اہمیت یہ بھی ہے کہ یہ مومن دلوں کی پناہ گاہ ہے اور پانچ قرطبی احمدیوں کے لئے فی الحال اب مزید مسجد کی کوئی ضرورت نہیں ہے آپ نے قرطبہ کے احمدیوں کو کہا کہ چونکہ آپ کے دل حقیقی مسلمان ہیں اس لئے آپ تمام سپینش لوگوں کو فتح کرنے کے قابل ہیں۔

کیتھولک چرچ کے ساتھ تعلقات

کیتھولک چرچ کے متعلق آپ نے کوئی بات نہیں کی البتہ یہ کہا کہ اصولی طور پر دو مذاہب کے درمیان کوئی دشمنی نہیں ہونی چاہیئے کیونکہ دونوں اسی ایک خدا کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں اگر آپس میں دشمنی ہو تو اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ دونوں میں سے ایک مذہب تو جھوٹا مذہب ہے آپ نے فرمایا ہم تو صرف محبت ہی سب کو دے سکتے ہیں آپ نے بتلایا یہ جماعت عربوں سے باہر دیگر مسلمانوں میں زیادہ پھیلی .... آپ نے عالمِ عرب اور عالمِ اسلام کے اتحاد پر زور دیا اور فلسطینی مہاجرین کے بارے میں اپنی تشویش کا اظہار کیا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ مجھے تمام دنیا کے مستقبل کے بارے میں فکر ہے اس سلسلہ میں آپ نے اس ہزار سال سے متعلق قرآنی پیشگوئیوں کا تذکرہ کیا اور کہا کہ اگر انسان نے توبہ نہ کی اور رجوع بخدا نہ ہوا اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے ساتھ اپنا تعلق نہ جوڑا تو قرآن کریم کی یہ پیشگوئیاں پوری ہوں گی۔

اخبار "قرطبہ" ۱۱ ستمبر ۱۹۸۲ء

صفحہ ۱ - محراب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں اس کے نیچے لکھا ہے جماعت احمدیہ کے امام پیدرو آباد میں واقع نئی مسجد جس کا کل افتتاح کیا گیا ہے کی محراب سے رشد و ہدایت کا درس دے رہے ہیں اور مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے جماعت کے اراکین قرطبہ کے مضافاتی قصبہ میں ان کا خطبہ سن رہے ہیں۔

۲- مسجد اور افتتاح کے وقت کے احباب کی فوٹو کے نیچے لکھا ہے

"پیدرو آباد کی مسجد کا کل افتتاح ہو گیا"۔

یہ نظارہ کل پیدرو آباد میں احمدیہ مسجد کا ہے جہاں مسلمانوں اور مقامی آبادی کے لوگوں نے تقریب افتتاح کے تاریخی موقع پر اکٹھے وقت گزارا۔ مسجد سات صدیوں کے بعد ہمارے ملک میں تعمیر ہونے والی پہلی مسجد ہے شرکت کرنے والے معززین میں سے نوبل پرائز یافتہ عبد السلام صاحب اور یو۔ این۔ او کے سابق صدر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی تھے۔ جو افتتاح کی تقریب میں شامل ہونے کے لئے یہاں تشریف لائے۔

صفحہ نمبر ۳ :-

امام جماعت احمدیہ نے پیدرو آباد کی مسجد کا افتتاح فرما دیا۔ ایک نوبل انعام جیتنے والے اور ایک سابق صدر یو این او جنرل اسمبلی آپ کے ساتھ تھے

سپینش قوم محبت کے ہتھیار کے علاوہ اور کسی ہتھیار سے فتح نہیں کی جا سکتی : (خلیفۃ المسیح الرابع)

سات صدیوں سے جمعہ کی نماز کی غیر حاضری کے بعد کل قرطبہ کی سرزمین پر دوبارہ اس کی آواز سنی گئی ..... اس جماعت کے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے اس کا افتتاح کیا آپ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کے جانشین ہیں جنہوں نے اکتوبر ۱۹۸۰ء میں اس کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔

نہایت دلکش فضا میں پیدرو آباد کے باشندے اور پاکستانی لوگ اپنی مخصوص کمال کی ٹوپی اور اونچی ٹوپی کے ساتھ نیز اور مختلف اقوام کے لوگ اور بڑی تعداد میں پریس کے نمائندے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ملے جلے تھے ملکی اور غیر ملکی لوگوں نے ایک بجے نماز جمعہ ادا کی جمعہ کا وقت مسلمانوں کے لئے وہی اہمیت رکھتا ہے جو عیسائی حضرات کے لئے اتوار کا دن۔ یہ ظہر یا نصف دن کی نماز ہوتی ہے ۵ بجے عصر کی نماز ہوتی ہے یہ بھی ادا کی گئی جبکہ تمام افراد کے دلوں پر غیر معمولی جذبات اور خوشی تھی ان کے علاوہ فجر کی نماز مسلمانوں میں سورج نکلنے سے قبل اور نماز مغرب سورج غروب ہوتے ہی اور نماز عشاء سونے کے لئے لیٹنے سے قبل ادا کی جاتی ہے۔

پیدرو آباد میں ایک میلے کا سماں تھا

سینکڑوں کاریں تھیں جو غیر ملکی نمبر پلیٹ سے پہچانی جا سکتی تھیں۔ مسلمان شرکاء نے شامیانے لگا رکھے تھے۔ مسجد کے بیرونی دروازے پر ایک چھوٹا سا دفتر قائم کیا گیا تھا جہاں بڑے بڑے بینرز لگے ہوئے تھے انگریزی زبان میں لکھا تھا۔

MASJID BASHARAT, SPAIN

BUILT AFTER 700 YEARS

OPENING CEREMONY

SEP 10. 1982.

MOR PARA TODOS ODIO

PARA NADIE

یعنی —

"LOVE FOR ALL HATRED

FOR NONE"

تمام وقت ایک میلے کا عالم رہا۔ دو مینارے جنہیں بانی جماعت احمدیہ قادیان کی مسجد کے مینارے کے مشابہ بنایا گیا ہے کے سامنے شامیانے لگے ہوئے تھے جن کے نیچے افتتاح کی تقریب عمل میں آئی شرکاء کرسیوں پر براجمان تھے افتتاح کی تقریب سے قبل نماز ادا کی گئی۔ نماز کے لئے اتنے زیادہ لوگوں کی وجہ سے مسجد ناکافی ہو گئی۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں سامنے لکھا ہوا تھا۔ ایک طرف میزوں پر پھل اور مشروبات اور طرح طرح کی پیسٹریاں رکھی ہوئی تھیں اور جب افتتاح کی تقریب اختتام پذیر ہوئی تو جماعت کے افراد نے حاضرین کو یہ اشیاء پیش کیں۔

"ایک نوبل پرائز یافتہ اور ایک سابق صدر یو۔ این۔ او جنرل اسمبلی بھی موجود تھے"

مہمانوں میں سے جنہوں نے امام جماعت احمدیہ کی نیابت میں شرکت کی ان میں سے ایک تو چوہدری ظفر اللہ خان صاحب یو۔ این۔ او کی اسمبلی کے سابق صدر پاکستان سے

سابق وزیر خارجہ اور عالمی عدالت انصاف کے سابق صدر تھے آپ کی شخصیت اس لئے اہم تھی کہ تمام شرکاء میں آپ ہی ایک واحد انسان تھے جنہوں نے ذاتی طور پر بانی جماعت احمدیہ کو دیکھا تھا انہوں نے یہ گواہی دی کہ وہ ذاتی طور پر بانی جماعت احمدیہ کو ۱۱ سال کی عمر میں ملے تھے اور آپ کو پہچانا تھا یہ ایک قابل فخر موقع تھا جو آپ کو ملا ان کے علاوہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب تھے جنہوں نے ۱۹۷۹ء میں نوبل پرائز حاصل کیا آپ پہلے مسلمان تھے جو اس انعام کے مستحق قرار پائے آپ نے علمی اور سائنسی میدان میں جستجو اور تحقیق کے سلسلہ میں قرآن کریم کی تعلیم کا تذکرہ کیا

اسی طرح حضرت امام جماعت احمدیہ نے اپنی تقریر کے دوران قرطبہ اور سپینش حکام کا شکریہ ادا کیا جن کی وجہ سے یہ مسجد تعمیر ہو سکی اس کے بعد آپ نے انسانوں کے درمیان امن و آشتی اتحاد و انصاف بھائی چارہ اور مساوات کا پیغام دیا اسی طرح آپ نے اس مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں ان سب لوگوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے زمین کی خرید سے لے کر تعمیر مکمل ہونے تک کسی طرح سے مدد کی آپ نے فرمایا کہ اس مسجد کے افتتاح اور تعمیر سے باہمی احترام اور رواداری کا باب وا ہو گیا ہے حالانکہ مذاہب مختلف ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی برکتوں سے نوازے آپ نے اپنے پیش رو احمدی خلیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا بھی ذکر فرمایا۔ نیز کہا کہ دنیا میں ایسی بہت سی اقوام ہیں جنہیں طاقت سے مطیع کیا جا سکتا ہے لیکن سپینش قوم ان میں سے نہیں ہے۔ تاریخ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قوم سوائے محبت کے ہتھیار کے کسی اور ہتھیار سے زیر نہیں ہو سکتی۔

کیتھولک چرچ کی نمائندگی

افتتاح کے موقع پر جنرل انچارج پادری صاحب مالے ریانو اور وین صاحب بشپ کے نمائندہ کے طور پر موجود تھے۔

تمام وقت حکومت کی طرف سے انتظامیہ نے سول پولیس اور ٹریفک پولیس کو خدمت پر مامور رکھا جس نے پیدرو آباد میں ٹریفک کی کثرت کے باوجود اپنی ذمہ داریوں کو خوب نبھایا۔ اسی طرح خورد و نوش کی اشیاء کی بھی زبردست مانگ تھی اور غیر ملکی کرنسی کے تبادلہ کے بھی قرطبہ کے گزشتہ تمام ریکارڈ ٹوٹ گئے۔

آخری صفحہ پر دائیں طرف جوتے رکھنے کی فوٹو۔ بائیں غیر ملکی احمدی نمائندوں کی فوٹو پشت پر مسجد بشارت نیچے لکھا ہے

پیدرو آباد میں کل ایک خبر پیدا ہوئی

کل پیدرو آباد میں مسجد احمدیہ کے افتتاح سے ایک مقامی۔ قومی اور عالمی سطح کی ایک خبر پیدا ہوئی اور یہ دنیا کی ایک آبادی کے لئے خاص اہمیت کی حامل ہے اور اس کے لئے جو فوٹو ہم نے چنے ہیں ان میں سے کچھ تو مذہبی ایمان کی غمازی کرتے ہیں جو مسلمانوں کی مسجد میں دیکھنے میں آیا تمام دنیا کے احمدی نمائندے جو ہماری زمین میں تشریف لائے جن کے لئے ہماری جگہیں ناکافی ہو گئیں۔ نیز جوتے مقدس جگہ کے باہر اتارے ہوتے ہیں۔ تمام دن مسجد کے ارد گرد آنے جانے والوں کا سلسلہ جاری رہا اور رسل و رسائل کے ذرائع حرکت میں رہے۔

مسجد بشارت کا افتتاح

ہندوستانی پریس کی نگاہ میں

جدید "اردو رپورٹر" - بمبئی ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء

"اسپین کی فضاؤں میں پھر اذان کی گونج"

"۱۲۳۸ء سے قبل تک سپین میں مسلمانوں کی حکومت تھی نہ صرف یہ کہ حکومت تھی بلکہ یہاں سے پورے یورپ میں اسلام کی حکومت پھیلتی تھی۔ اس ملک کی کوئی چیز ایسی نہ تھی جس پر مسلمانوں کی چھاپ نہ ہو لیکن وقت نے بڑی طویل اور جھٹکے دار انگڑائی لی۔ جس کے نتیجے میں وہاں سے نہ صرف مسلمانوں کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا بلکہ وہاں سے اسلامی تہذیب اور ثقافت کے نشان تک کو عیسائی قوتوں نے مٹا دیا اور جن چیزوں پر عیسائیت کی مہر لگا کر وہ لے سکتے تھے انہیں لے لیا۔ اس کے بعد سے عیسائیوں نے بڑی سختی کے ساتھ مسلمانوں کو پھر وہاں سے بھگا دیا اور صدیوں تک دوبارہ قدم نہ رکھنے دیا۔ کچھ سال قبل احمدیہ مسلمانوں کے مبلغین وہاں گئے اور پھر سے کچھ لوگوں کو مسلمان بنایا ہے جن کے نماز پڑھنے کے لئے ایک مسجد کی بھی تعمیر کی ہے یہ وہ ملک ہے جس کو اس وقت اسپین کہتے ہیں۔ کبھی ساری دنیا میں مسجدوں اور خانقاہوں کا ملک کہلاتا تھا لیکن مسلمانوں کی شکست کے بعد اسلامی کلچر کے نشانوں کو اس طرح سے مٹانے کی کوشش کی گئی کہ ساڑھے چھ سو سالوں تک ایک مینارہ یا ایک گنبد تک نظر نہیں آیا۔ تاریخ اسلام کا ایک ایک باب تشریح کرتا ہے کہ اسپین کے مسلمانوں نے طلب یونانی فلسفہ یونانی اور دیگر علوم کو عربی میں ترجمہ کر کے مسلمانوں کو اس سے مالا مال کیا۔

دنیا کے سارے مسلمانوں کو اسپین کی حسرتناک حالت پر سخت افسوس ہوتا تھا۔

علامہ اقبال بھی کہتے ہیں ؎

اٹلی کے جانے والو سسلی سے جب گزر ہو ۔۔۔ ٹوٹی عماروں سے حالت ہماری پوچھو
اور یہ بھی پوچھ لینا اسپین سے جب بلٹو ۔۔۔ اے گلستان اندلس وہ دن ہے یاد تجھ کو
تھا تیری ڈالیوں میں جب آشیانہ ہمارا!

اسی طرح کے افسوسناک خیالات کا اظہار چھ سو سالوں کے دوران ہزاروں مسلم مدبروں اور عالموں نے کیا ہے لیکن کسی میں اتنی توفیق نہ ہوئی تھی کہ اسپین کی رگوں میں دوبارہ اسلامی خون ڈالے۔ شاید یہ کام سبھوں کو بڑا بھاری لگتا ہوگا یا ان میں اس کو کرنے کی جرأت پیدا نہیں ہوئی ہوگی۔ جبکہ احمدیہ فرقہ کے لوگ اسپین کی رگوں میں دوبارہ اسلامی خون اور اس کی فضا میں دوبارہ اذانوں کی گونج شامل کر رہے ہیں اس لئے وہ صرف اس اخبار کی صرف ہی نہیں بلکہ اسلام کے لئے دلوں میں نرم گوشہ رکھنے والے تمام مسلمانوں اور لوگوں سے مبارکبادی اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے ارادے میں مضبوطی کے لئے دعا کے مستحق ہیں۔"

روزنامہ "قومی آواز" بمبئی — ۱۱ ستمبر ۱۹۸۲ء

اسپین میں مسجد کا افتتاح

جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا طاہر احمد آج ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو پیدرو آباد سپین میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ نو تعمیر شدہ مسجد کا افتتاح کریں گے۔

اس مسجد کا سنگ بنیاد حضرت مرزا ناصر احمدؒ نے ۹ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو رکھا تھا۔ ۱۲۳۸ء میں مسلمانوں کی اسپین سے حکومت ختم ہونے کے سات سو سال بعد وہاں تعمیر ہونے والی یہ مسجد پہلی مسجد ہے۔ یہ مسجد ۲۱ لاکھ روپے کی لاگت سے تعمیر ہوئی ہے۔ اس مسجد کا کل رقبہ چھ ہزار مربع میٹر ہے۔ مسجد کا ہال۔ گیسٹ ہاؤس

تقریب شادی

• مکرم برادرم ڈاکٹر سید بشارت احمد صاحب سیفی ولد مکرم سید محمد شاہ صاحب سیفی آف نیو بہارہ (کشمیر) کی شادی خانہ آبادی مورخہ ۱۸/۹/۸۲ کو عمل میں آئی قریباً چالیس افراد پر مشتمل بارات، ابتدائی دعا بذریعہ بس دکار نیو بہارہ سے روانہ ہو کر مکرم مبارک احمد صاحب ظفر صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد کے مکان واقع ناصر آباد (کنی پورہ) پہنچی جہاں موصوف کی صاحبزادی عزیزہ رفیعہ پروین کی رخصتی عمل میں آئی۔

مورخہ ۱۹/۹/۸۲ کو سید محمد شاہ صاحب سیفی نے اپنے مکان پر دعوت ولیمہ کا انتظام فرمایا جس میں کم و بیش دو صد مدعوین نے شرکت کی اس خوشی کے موقعہ پر موصوف نے مختلف مدات میں مبلغ بیس روپے ادا کئے۔

قارئین بدر سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: عنایت اللہ منڈاشی مبلغ سلسلہ

درخواستہائے دعا:- مکرم شیخ محمود صاحب ساکن شموگہ اپنے بڑے بھائی مکرم عبدالصمد صاحب جو دماغی عارضہ کی وجہ سے ہسپتال میں زیر علاج ہیں کی کامل و عاجل صحت و شفایابی کے لئے • مکرم سی پی عبد الانور صاحب، کالیکٹ اپنا ذاتی مکان خریدنے کا ارادہ رکھتے ہیں ضروری اسباب مہیا ہونے کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں (ادارہ)

اور رہائشی کا رقبہ پانچ سو مربع میٹر ہے۔ مسجد نہایت موزوں اور اونچی جگہ پر واقع ہے جس کے چاروں طرف دُور دُور تک خوبصورت قدرتی مناظر اور ارد گرد کے دیہات کے پہاڑی ٹیلوں پر آبادیاں خوشنما مناظر پیش کرتی ہیں۔

اس مسجد کا نام "مسجد بشارت" رکھا گیا ہے۔ دُنیا بھر سے احمدی وفود افتتاح کے موقعہ پر اسپین پہنچ رہے ہیں۔ ہندوستانی وفد کی قیادت جماعت احمدیہ کے امیر حضرت مرزا وسیم احمد صاحب فرما رہے ہیں۔

روزنامہ "سماج" کٹک اڑیسہ - ۱۴ر ستمبر ۱۹۸۲ء

اسپین میں مسجد بشارت کا مبارک افتتاح

بھدرک ۱۳ر ستمبر - شری محمد شمس الدین صدر جماعت احمدیہ بھدرک اطلاع دیتے ہیں کہ ماہ رواں کی دس تاریخ کو جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا طاہر احمد اسپین میں ورود فرما رہے ہیں جہاں آپ نے دوران قیام علاوہ دیگر جماعتی مصروفیات کے بمقام پیدرو آباد اس دور کی پہلی مسجد کا افتتاح بھی فرمایا۔ اس مسجد کی تعمیر پر تقریباً اکیس ۲۱ لاکھ روپے صرف ہوئے ہیں۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ گزشتہ ۹ر اکتوبر ۱۹۸۰ء کو جماعت احمدیہ کے خلیفہ ثالث حضرت مرزا ناصر احمد نے اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔ اس خبر کو اسپین کے اخبارات نے بڑی بھاری اہمیت دیتے ہوئے لکھا کہ تیرہ سو سال پہلے جنرل طارق ملک اسپین میں اسلام کا پیغام لائے تھے۔ لیکن بعد میں جن لوگوں کے ہاتھوں میں زمام حکومت تھی ان کی اخلاقی پستی کی وجہ اسپین سے مذہب اسلام کا نام و نشان مٹ گیا۔

اس وقت عالیجناب حضرت مرزا طاہر احمد صاحب قرآن کریم کے پاک اصول اور دلپذیر تعلیمات کے ذریعہ باشندگان اسپین کے دلوں کو فتح کرنے کے لئے تشریف فرما رہے ہیں۔ یہ امر باشندگان اسپین کے لیے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔

درحقیقت جماعت احمدیہ کی دلی تمنا ہے کہ نوع انسان اپنے خالق و مالک کے ساتھ اپنے تعلق کو مستحکم کرے اور ہر قسم کے گناہ کی آلودگیوں سے پاک ہو کر اللہ تعالیٰ کی محبوب بنے اور اس کے فضلوں کی بارش سے حقیقی اور پائیدار خوشحالی حاصل کرے۔ اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے۔"

روزنامہ "فتح" گلبرگہ - ۱۰ر ستمبر ۱۹۸۲ء

امام جماعت احمدیہ کی جانب سے اسپین میں ۷۵۰ سال بعد

پہلی مسجد بشارت کا افتتاح

گلبرگہ ۹ر ستمبر (پ ر) - جماعت احمدیہ گلبرگہ کی جانب سے جاریہ ایک صحافتی بیان میں بتایا گیا ہے کہ ۱۰ر ستمبر ۱۹۸۲ء بروز جمعہ جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب - جماعت احمدیہ کی جانب سے سرزمین اسپین میں بمقام پیدرو آباد میں ۷۵۰ سال بعد تعمیر ہونے والی پہلی مسجد کا افتتاح فرمائیں گے۔

اس مسجد کا سنگ بنیاد جماعت احمدیہ کے تیسرے خلیفہ حضرت مرزا ناصر احمدؒ نے ۹ر اکتوبر ۱۹۸۰ء کو پیدرو آباد اسپین میں رکھا تھا۔ موجودہ امام ۱۰ر ستمبر ۱۹۸۲ء کو افتتاح فرمائیں گے۔ اس مسجد کا نام مسجد بشارت رکھا گیا ہے اس افتتاحی تقریب میں دنیا کے مختلف مقامات سے جماعت احمدیہ کے نمائندگان بڑی تعداد میں شرکت کر رہے ہیں جن میں نوبل انعام یافتہ سائنسدان پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب اور سابق عالمی عدالت کے جج سر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بھی ہیں۔

ہندوستان کے مرکز قادیان سے بھی محترم مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ بھی شرکت کے لئے ۲ر ستمبر کو اسپین روانہ ہو گئے ہیں جماعت احمدیہ گلبرگہ عالم اسلام سے درخواست کرتی ہے کہ مسجد بشارت کی کامیابی اور اسپین میں اسلام کے غلبہ کے لئے دعا کریں۔

اخبارِ قادیان

★ - مورخہ ۱۹ تا ۲۵/۹/۸۲ مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے زیر اہتمام ہفتہ اطفال منایا گیا جس میں مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات کرائے گئے۔ مورخہ ۲۵/۹/۸۲ کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں یوم والدین کے سلسلہ میں ایک خصوصی اجلاس محترم ملک صلاح الدین صاحب قائم مقام امیر مقامی کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں تلاوت کلام پاک عہد خوانی اور ترانہ اطفال کے بعد مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر مہتمم مقامی مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے تقاریر کیں۔ آخر میں صدر مجلس نے صدارتی خطاب کے بعد علمی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات تقسیم فرمائے۔

★ - مورخہ ۲۶/۹/۸۲ کو وکیل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قائم مقام امیر مقامی قادیان کی زیر صدارت ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم کی تلاوت کلام پاک اور مکرم وحید الدین صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ جو ابھی روز مسجد بشارت سپین کے افتتاح کی تقریب میں شمولیت کے بعد قادیان پہنچے تھے، نے مسجد بشارت کے افتتاح کے دلچسپ اور ایمان افروز حالات سنائے اور حاضرین کے مختلف سوالات کے جواب دیئے۔ صدارتی خطاب اور دعا پر مجلس برخواست ہوئی۔

★ - مورخہ یکم و دو اکتوبر ۱۹۸۲ء کو مجلس خدام الاحمدیہ و مجلس اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہو کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

★ - مورخہ ۳/۱۰/۸۲ کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ قادیان کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم چوہدری بدر الدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری مجلس نے انصار اللہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

★ - گزشتہ دو اشاعتوں کے دوران مکرم عبد الحمید صاحب اور مکرم شمشاد احمد صاحب چڑانوالہ ضلع فیصل آباد سے زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔ اور مکرم عبد الحمید احمد صاحب مورخہ ۳/۱۰/۸۲ کو واپس تشریف لے گئے۔

دُعائے مغفرت و بلندیٔ درجات

(۱) - مجھے راولپنڈی سے یہ افسوسناک اطلاع ملی ہے کہ ہمارے والد محترم سیٹھ محمد ابراہیم صاحب اینی مورخہ ۱۸ر ستمبر ۱۹۸۲ء گیارہ بجے رات کو بعمر ۸۵ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے ان کا جنازہ ربوہ لے جایا گیا اور ۱۹ر ستمبر کو بہشتی مقبرہ ربوہ کے قطعہ ۱۵ میں تدفین عمل میں آئی۔ ہم قادیان میں ان سے دُور بیٹھے تھے اس لیے والد صاحب مرحوم کی نہ کوئی آخری خدمت کر سکے اور نہ ہی زیارت جس کا از حد صدمہ اور ملال ہے

احباب کرام دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں ان کو اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ طالب دُعا - غمزدہ

خاکسار: شریف احمد امینی ناظر امور عامہ قادیان

(۲) - خاکسار کے والد محترم ماسٹر عبد الحمید صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ بتاریخ ۲۹/۹/۸۲ صبح سات بجے وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند اور مخلص احمدی تھے۔ اپنی زندگی کے بیشتر حصہ میں جماعتی عہدیدار رہے۔ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: فرید احمد کارکن وقف جدید قادیان

"اَفضَلُ الذِّکرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ"

(حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم)

منجانب:۔ ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475.
RESI. 273903.
CALCUTTA - 700073.

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE 23-9302

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب:۔ تپسیا بروورکس

۸۴ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

"مَیں وُہی ہُوں

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"

(فتح اسلام ص۶ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیش کش)

"لبرٹی یون مل"

نمبر ۱۸-۲-۵۰

فلک نما

حیدر آباد۔ ۵۰۰۲۵۳

محبّت سب کیلئے

نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:۔ سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA — 39

"AUTOCENTRE": تار کا پتہ

23-5222
23 1652
ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز

۱۶۔ مینگولین۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار!

HM

برائے: ایمبیسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر

HM

SKF. بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS

16-MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

AUTOWINGS,

آٹو ونگس،

32, SECOND MAIN ROAD,

C.I.T. COLONY,

MADRAS - 600004.

PHONE No. 76360.

رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ

بہترین۔ معیاری اور پائیدار

سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔

ایر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)

ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور

اور بیلٹ کے

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:۔

RAHIM

COTTAGE INDUSTRIES,

17-A, RASOOL BUILDING,

MOHAMEDAN CROSS LANE,

MADANPURA,

BOMBAY - 400008.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر ۴۴۴۷۱۷

ارشاد نبوی

اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّ سَبْعُوْنَ شُعْبَۃً اَفْضَلُھَا قَوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ (سنن ابی داؤد)

ترجمہ:- ایمان کے ستر سے اُوپر کچھ درجے ہیں۔ سب سے افضل لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ کا کلمہ ہے۔

محتاجِ دعا:- یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:-

"جو شخص سوال کرنے سے پرہیز کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے اس سے بچائے گا" (صحیح بخاری)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام:-

"یہ بڑی خطرناک اور دل کو کپکپا دینے والی بات ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے سے سوال کرے" (ملفوظات جلد ۹ صفحہ)

پیشکش:-

محمد امان اختر - نیاز سلطانہ پارٹنرز

ملبن موٹرس

۳۲ - سیکنڈ مین روڈ
سی آئی ٹی کالونی
مدراس - ۶۰۰۰۰۴

ABCOY LEATHER ARTS

34/3, 3RD MAIN ROAD,
KASTURBANAGAR, BANGALORE-560026.
MANUFACTURERS OF:-
AMMUNITION BOOTS
&
INDUSTRIAL SAFETY BOOTS

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے

ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

ریڈیو - ٹی وی - بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس

(ڈرائی اینڈ فرش فروٹ کمیشن ایجنٹ)

غلام محمد اینڈ سنز - کاٹھ پورہ - یاری پورہ - کشمیر

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۳۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۶ ٹیلیگرام سٹار بون

سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز:- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ!

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴۰ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدرآباد (آندھرا)

حیدرآباد میں

فون نمبر - ۴۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کے اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۱۶-۱-۴۸۷ سعید آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

AIR ®
CALCUTTA-15

پیش کرتے ہیں

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے